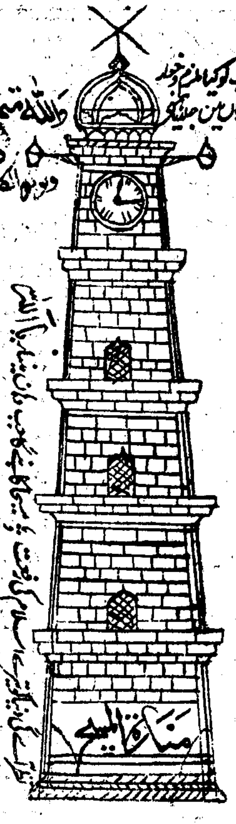
إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

إِنَّهُ آوَى الْقَرْيَةَ



الحکم

دارالامان یا حقوق قادیان

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی

دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

جلد ۶ | ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء مطابق ۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۰ھ یوم یکشنبہ | نمبر ۲۸

فہرست مضامین

مختصر نوٹ اور نکات

اسلام کی صداقت اور سچائی پر معاشنہ اور مشاہدہ کی برکت سے پہنچ جاتے ہیں اور اس کے ثبوت کے لیے ہمیں پچھلے قصوں کا حوالہ دینا نہیں پڑتا۔ جیسا کہ دوسرے مذاہب والوں کو یہ مصیبت پیش آتی ہے۔ بلکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہمیشہ طالبان حق کو تازہ ثبوت دکھاتی رہتی ہے اور متواتر نشانات مراتب عالیہ یقین تک پہونچاتے ہیں چنانچہ جیسا کہ ہر زمانہ میں خدا تعالےٰ نبوت محمدیہ کے ثبوت کے لیے کسی نہ کسی کامل اور نقدس راستباز کو بھیجتا رہا ہے آج بھی اُس نے

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کو عین وقت اور خاص ضرورت کے موقعہ پر بھیجا ہے تاکہ وہ رسالت محمدیہ پر

زندہ گواہ ہو

بعض متعصب اور جاہل اصول اسلام سے ناواقف طلاق پر اعتراض کرتے ہیں اور عورتوں کو بیٹیراں دارہ شرپر، کہکر بخیال خویش عورت کی عظمت اور عزت کو قائم کرنیکے مدعی ہیں۔ اسلام نے جسقدر عزت اور حقوق عورت کو دیئے ہیں دنیا کے کسی مذاہب نے نہیں دیے۔ اسوقت اُن حقوق اور مدارج پر کلام مدنظر نہیں صرف اس اعتراض پر مختصر سا جواب دینا ملحوظ ہے۔

تعجب کی بات ہے کہ انسان تعصب و جہالت سے ایسا اندھا ہوتا ہے کہ دیکھتا ہوا نہیں دیکھتا اور سنتا ہوا نہیں سنتا۔ عام مشاہدہ اور تجربہ ہے کہ اگر جسم کا کوئی حصہ سڑ گل جاوے یا کوئی ہڈی ٹوٹ جاوے اور قابل پیوند نہ ہو تو باوجودیکہ وہ جسم کا ایک حصہ ہوتا ہے لیکن دانشمند ڈاکٹر یہ تجویز کرتا ہے کہ اس حصہ جسم کو کاٹ دیا جاوے۔ عورت اور مرد کے تعلقات بھی اسی قسم کے ہیں اور عورت مرد کیلیے ایک عضو کیطرح ہی لیکن جب بعض مفاسد اس قسم کے پیدا ہوجائیں جن سے امن۔ سکینت قلبی اور لباس میں فرق آجاوے اور یہ عضو (عورۃ) درد اور کرب پیدا کرے

تالیف تجارۃ کے نام سے جدید شائع ہونے والے ہفتہ روزہ اخبار کا اعلان ہم نے دوسری جگہ کیا ہے جو یکم اگست سے شروع ہو گیا ہے۔ اس پر ابھی کسی قسم کی رائے دینا از وقت ہے جب تک کہ کئی نمبروں کا مطالعہ نہ کر لیا جاوے لیکن اسقدر اب بھی کہا جا سکتا ہے کہ چونکہ یہ اخبار ایک بڑے کارخانہ سے متعلق ہے مالی مشکلات اسکی راہ میں کوئی روک نہیں ہو سکتی ہیں۔ مولوی سید ممتاز علی صاحب جو اس کے ایڈیٹر اور مالک ہیں جنکی اہلیہ کی ایڈیٹری سے عورتوں کے لیے ایک اخبار ہفتہ وار شائع ہوتا ہے) اس نمبر میں مذہبی مضامین کا بھی ایک حصہ رکھا ہے اس پہلے نمبر میں مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب کے ایک مضمون کا جو مولوی نجم الدین صاحب کے سوالوں کے جواب میں الحکم میں طبع ہوا تھا جواب لکھا ہے اس مضمون پر الحکم کی کسی اگلی اشاعت میں انشاء اللہ العزیز ایک مبسوط ریویو کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا کے خلاف

ہمارے لاہوری جدید ہمعصر غمخوار عالم نے دنیا کا بوجھ اٹھایا ہے اور اپنی ۳ اگست کی اشاعت میں "مرزا صاحب کے مرید" کے عنوان سے مندرجہ ذیل نوٹ لکھا ہے۔

"۲۴ جولائی کے الحکم میں بہت سے مریدوں کی فہرست دی گئی ہے جنھوں نے مرزا صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی ہے فہرست میں ذکور و اناث دونوں کے نام شامل ہیں انمیں سے ۱۳ تیرہ چودہ مستورات اور چالیس کے قریب مرد ہیں اور بیعت کے کالموں کے آخر میں باقی آئندہ کا اعلان دیا گیا ہے نہ معلوم لوگ کونسے معجزات دیکھکر مرزا صاحب پر فدا ہو رہے ہیں" ہمارے عزیز ہمعصر کو اگر وہ معجزات اور تائید کی نشان جو خدا تعالی کے صادق اور برگزیدہ مسیح موعود کی تائید میں ظاہر ہو رہے ہیں نظر نہ آئیں تو چشمۂ آفتاب را چہ گناہ۔ اگر ایک دو نشان ہوں تو انکا ذکر بھی کر دیا جاوے یہاں تو سیکڑوں ہزاروں کی گنتی ہے اور ڈیڑھ سو کے قریب تو ایسے نشان ہیں جنکے ہزاروں لاکھوں نہیں کروڑوں لوگ گواہ ہیں۔ مختصر طور پر ایڈیٹر صاحب کے اس سوال کا جواب حضرت مسیح موعود ہی کے الفاظ میں یہ ہے

شعر

آسماں بارد نشاں الوقت میگوید زمیں

ایں دو شاہد از پے تصدیق من استادہ اند

ایڈیٹر صاحب سردست مناسب ہے کہ آپ اپنی ہی غمخواری کیجیے اور عالم کے ہمزبان ہو کر یہ کہیے۔

شعر

غم عالم فراوان است و من یک غنچہ دل دارم

چساں در شیشہ ساعت کنم ریگ بیاباں را

حضرت حکیم الامت کی کسی رشتہ دار عورت کے متعلق طاعون سے جو مرجانے کی جھوٹی خبر پیسہ اخبار نے شائع کی تھی آخر اس کی تردید اس نے کر دی۔ مگر پیسہ اخبار کا یہ کہنا کہ وہ بدون وکیل صاحب کے نوٹس کے بھی اصلاح کے لیے طیار تھے غالباً صحیح نہیں معلوم ہوتا اس لیے کہ جب الحکم میں ان غلط واقعات کی جو پیسہ اخبار میں طبع ہوے تھے تردید کی گئی تھی تو اگر پیسہ اخبار اسوقت بھی اسی طرح تردید پر آمادہ تھا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس نے تردید نہیں کی بہرحال صبح کا بھولا ہوا اگر شام کو گھر آ جاوے تو اسے بھولا ہوا نہیں کہا جاتا ہے آئندہ امید ہے کہ پیسہ اخبار احتیاط سے کام لے کر قلم اٹھایا کرے گا۔

نزول المسیح اور خدا کی نصرت

شعر

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے

جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

ہم کسی دوسرے مقام پر کتاب نزول المسیح کی اشاعت کے متعلق اپنے مکرم مخدوم سید ناصر شاہ صاحب کی گرانقدر امداد چارسو روپے کا ذکر کر چکے ہیں اور ہم نے بطور خود جماعت کو توجہ دلائی تھی کہ اس کے باقی اخراجات کے لیے کوشش کریں۔ مگر اس کے جانے کے بعد ہماری خوشی اور مسرت کی انتہا نہ رہی جب خدا تعالے کے محض فضل سے سید صاحب موصوف نے حضرت حجۃ اللہ کے حضور بقیہ اخراجات کے پورا کرنے کے لیے بھی درخواست پیش کر دی۔ اب سید ناصر شاہ صاحب نے کل اخراجات کا ذمہ اپنے پر اٹھایا ہے۔ اس عظیم الشان دینی خدمت کی توفیق گویا خدا کا عظیم الشان فضل ہے جو شاہ صاحب کو ملا ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔

جو امر اسوقت قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ حضرت حجۃ اللہ کے ارادوں کی تکمیل میں اسقدر سہولت کے ساتھ موافق اسباب کا میسر آنا اور ایسی نصرت کا ملنا آپ کی صداقت کی زبردست دلیل ہے مگر اس کے لیے جو چشم بینا رکھتا ہو۔ ہم جناب شاہ صاحب ممدوح کا وہ عریضہ جو انھوں نے نزول المسیح کے اخراجات کی کفالت کیلیے حضور مسیح موعود علیہ السلام پیش کیا ہے ذیل میں بلاکم و کاست درج کرتے ہیں۔ جس معجزہ کا ذکر اس خط میں کیا گیا ہے اس کے متعلق ناظرین الحکم اگلی اشاعت میں انشاءاللہ ایک زبردست مضمون حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کے قلم سے نکلا ہوا پڑھ لیں گے سردست ہم اتنا ہی کہتے ہیں کہ یہ وہ نشان ہے جو لاکھوں کروڑوں انسانوں پر اس الٰہی سلسلہ کی عزت و عظمت کو ظاہر کر دے گا۔

اس خط کے درج کرنے سے پہلے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالی شاہ صاحب کی اس جوانمردی اور ہمت کیلیے خود جزا ہو آمین۔ (ایڈیٹر) وہ خط یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت اقدس مرشدنا و مہدینا مسیح موعود و مہدی معہود السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج مومنوں کیواسطے ایک بڑی خوشی کا دن ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے برگزیدہ مسیح کی تائید میں ایک بڑا معجزہ دکھا کر مخالفین کو روسیاہ کر دیا۔ اس خوشی میں میری دلی آرزو ہے کہ اس معجزہ کو ظہور کے واسطے جو رسالہ حضور اقدس لکھ رہے ہیں اسکا سارا خرچ اس عاجز کا ہو۔ تاکہ اس عاجز کے واسطے موجب تائید دین اور حصول رضائے الٰہی ہو۔ امید ہے کہ جیسا کہ پہلے حضور نے کرم فرمائی اس عاجز کی ناچیز نذر کو قبول

دار الامان کا ہفتہ

بندگان عالی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مع اہلبیت خدا کے فضل سے ہر طرح تندرست ہیں + آپ کی صحت یوماً فیوماً عمدہ حالت پر ہے۔ اللھم زد فزد۔

حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کتاب نزول المسیح کی تصنیف میں بڑے جوش اور سرگرمی کے ساتھ مصروف ہیں، اور اسکی طبع کے کام میں بھی بڑی سرگرمی سے کام لیا جاتا ہے چنانچہ اس کتاب کی طبع کے لیے امرتسر سے شیخ نور احمد صاحب کو چھاپنے کے لیے بلایا گیا ہے اور اب پورے چار پریسوں پر یہ کتاب جو تین ہزار چھپ رہی ہے طبع ہوگی۔ امید کیجاتی ہے کہ ستمبر میں انشاء اللہ یہ کتاب شائع ہو۔

اس کتاب کیطرف حضرت حجۃ اللہ کی خاص توجہ مبذول ہے چنانچہ ایک روز آپ فرماتے تھے کہ ہمیں تو اشاعت اور تبلیغ کا اسقدر جوش خدا نے دیا ہے کہ خواہ ہماری ساری جائیداد بھی بک جاوے مگر اشاعت عمدہ طور پر ہو جاوے۔

حضرت ماموریہ السلام نے ارادہ فرمایا ہے کہ دس ہزار سے زیادہ جلدیں خاص آدمیوں کو بھیجکر امصار و بلاد میں شائع کی جاویں۔ یہ کتاب اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر طبع ہو رہی ہے چونکہ اسقدر جلدوں کی طبع اور اخراجات قریباً ایک ہزار روپیہ کے ہوں گے حضرت اقدس نے مناسب سمجھا ہے کہ یہ رقم وقتاً فوقتاً دوران طبع کتاب میں الگ جمع کی جاوے تا کہ کام میں کوئی روک اور دقت واقع نہ ہو + چنانچہ حضرت اقدس نے جناب مولوی نور الدین صاحب کے پاس کچھ روپیہ اخراجات کے لیے دیدیا ہے اس کتاب کی اشاعت پر کسقدر انقلاب عظیم ہوگا اور کسقدر سعادت مندروحیں اس پاک سلسلہ میں داخل ہوں گی ہور آسمان نے کیا ارادہ کیا ہے؟ اس کا حضرت امام کو غیر معمولی توجہ سے خیال ہے اور ان جواب سے جو اسکی طیاری کے لیے جمع ہو رہے ہیں حضرت اقدس کے اس جوش کو ہم ہرگز الفاظ میں ادا نہیں کر سکتے + اس امر کا اظہار غالباً ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے محترم بھائی جناب سید ناصر شاہ صاحب اورسیر جموں نے حضرت اقدس کے اس جوش اور سرگرمی کو دیکھکر اور آپ کے ارادہ پر کسی قدر اطلاع پاکر نہایت اخلاص سے ۴۰۰ چار سو روپیہ اس کتاب کی اشاعت کے لیے نذر کیا جزاہ اللہ احسن الجزا فی الدنیا والعقبیٰ۔ سید صاحب کی قربانی اس کتاب کے متعلق ایک قابل رشک بات ہے ہمیں کوئی شک نہیں کہ یہ کتاب لاکھوں انسانوں کے لیے ہدایت کا موجب ہونیوالی ہے جسکی نیکیوں کا ذخیرہ شاہ صاحب کے نامہ اعمال میں ضرور رکھا جائے گا۔ یہ ایثار یہ جوش پیدا نہیں ہو سکتا جب تک قدسی نفس معلم قوی تاثیریں ڈالنے والا نہ ہو۔ اگر کوئی حضرت یسوع کے شاگرد ہیوا اسکریوطی کا حوالہ دیکر پوچھے تو عیسائیوں کو کوئی جواب نہیں آ سکتا۔

اس قسم کے مخلص احباب کا پیدا ہو جانا اور ایسے اسباب کا میسر آجانا یہ تائیدات الٰہیہ ہیں یہ خدا کے نشان ہیں جو حقارت سے دیکھے جانے کے قابل نہیں ہیں + اگرچہ حضرت حجۃ اللہ نے کوئی ایسا صراحتہً یا کنایۃً نہیں فرمایا کہ یہ ہزار روپے کی رقم چندہ سے جمع کی جاوے لیکن اگر ہم اس پاک تحریک کو کریں تو غیر مفید نہ ہوگی۔ ہماری جماعت کے لیے یہ موقع ہے حصول ثواب کا۔ جو چاہے سید ناصر شاہ صاحب کی طرح اس کار خیر میں حصہ لے۔ حضرت اقدس اگرچہ ایک ہزار کے قریب خرچ تصور فرماتے ہیں مگر ہمارے لئے میں اسکی اشاعت کا خرچ شامل کرکے کوئی بارہ سو روپیہ کے قریب خرچ آجائے گا جس میں سے چار سو روپیہ سید ناصر شاہ صاحب نے دیدیا ہے۔ الحکم کا ہر خریدار دو دو روپے بھی اس مد میں چندہ دیدے تو یہ رقم بہت جلد پوری ہو سکتی ہے۔

اس امر کا یاد دلانا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حجۃ اللہ کے متعلق ہر قسم کا چندہ حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے نام آنا چاہیے۔

(۲-) حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب بھی خدا کے فضل سے بہت خوش اور تندرست ہیں آپ کی کتاب خلافت راشدہ شائع ہوگئی کتاب کو دیکھکر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کو مشاہدہ کرکے جوش حمد سے آپ سجدہ میں گر پڑے اور بہت دیر تک خدا کے فضل کا ذکر کرتے رہے کہ اس نے ارتحالی سال کے عرصہ میں کسطرح مجھے زندہ رکھا اور اس کتاب کو پورا کیا اور پورا کرنیکی توفیق دی اور مجھے اپنی آنکھوں سے اسکی اشاعت کا دن بھی دکھایا۔

۳- حضرت حکیم الامۃ بھی خدا کے فضل سے بہمہ وجود تندرست ہیں اور روحانی اور جسمانی مریضوں کے معالجہ میں بدستور مصروف ہیں۔

۴- حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی امروہہ میں ہیں اور بہت جلد قادیان میں آنیوالے ہیں۔

۵- جولائی کے آخری دنوں میں خوب بارش ہوگئی جس سے کسی قدر موسم میں خنکی کا رنگ پیدا ہو چلا تھا مگر اب پھر حبس ہونے لگا

۶- بیعت کرنے والوں کے نام کالم بیعت میں درج ہیں۔

۷- اس ہفتہ میں سید ناصر شاہ صاحب جموں سے۔ بابو اصغر علی صاحب افریقیہ سے تے ہوئے ایمن آباد سے۔ اعدلا ہور سے شیخ احمد حسین مصحح رفاہ عام پریس اور امرتسر سے نبی بخش صاحب سوداگر پشمینہ اور سیالکوٹ وغیرہ کئی مقامات سے احباب تشریف لائے۔ حافظ محمد صاحب برادر زادہ مولانا مولوی نور الدین صاحب علاقہ جموں سے تشریف لائے جو دو مہینے تک یہاں قیام کریں گے۔ ایڈیٹر

ابر رحمت

کے اشتہار کی طرف جو اس رسالہ کی نسبت دیا گیا ہے امید ہے کہ احباب توجہ کریں گے۔ سید محمد علی

۵ اگست ۱۹۰۲ء کی شام کو حضرت اقدس کی طبیعت کسی قدر ناساز تھی اسلیے شام کو آپ تشریف نہ لاسکے۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب نے دوران گفتگو میں فرمایا کہ [محی] الدین عربی نے لکھا ہے کہ دو کیفیتوں سے میں آگاہ نہیں اور وہ میری سمجھ میں نہیں آتی ہیں اول نبوۃ کی کیفیت اور دوسرے خنزیر کی خصلت کی کیفیت۔ اسی طرح میں کہتا ہوں کہ میری سمجھ میں اس آدمی کی حالت ہرگز نہیں آتی جو محض خدا کے لیے اخلاص سے کوئی کام نہیں کرتا۔ میں اس کیفیت کو سمجھ سکتا ہی نہیں۔ پھر اسی ضمن میں فرمایا کہ قرآن شریف کی غرض وغائت اعبدوا اللہ ہے لیکن قرآن شریف نے اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ فرمایا اعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء

---

[۶] اگست کی شام کو حضرت مسیح موعود تشریف لائے۔ پیر گولڑی کی اس پرفن کارروائی کا ذکر تھا جو اس نے اپنی کتاب سیف چشتیائی کی تالیف میں کی ہے اور جسکا راز اگلی اشاعت [میں] بالکل کھولدیا جاوے گا اور دنیا کو دکھا[یا] جاوے گا کہ کیسے کھسوٹ مصنف بھی دنیا میں ہیں۔ اس کے بعد امریکہ کے مشہور مفتری مدعی الیاس ڈوئی کا اخبار پڑھا گیا جو مفتی محمد صادق صاحب ایک عرصہ سے سنایا کرتے ہیں۔ ڈوئی نے اپنے مخالف [illegible] بادشاہوں اور سلطنتوں کی لعنت [کی] پیشگوئی کی ہے کہ وہ تباہ ہو جائیں گے اس پر حضرت اقدس کی رگ غیرت وحمیت دینی جوش میں آئی اور فرمایا کہ مفتری کذاب اسلام کا خطرناک دشمن ہے بہتر ہے اسکے نام ایک کھلا خط چھاپ کر بھیجا جاوے اور اسکو مقابلہ کے لیے بلایا جاوے [اسلا]م کے سوا دنیا میں کوئی سچا مذہب نہیں ہے اور اسلام ہی کی تائید میں برکات اور نشان ظاہر ہوتے ہیں میرا یقین ہے کہ اگر یہ مفتری میرا مقابلہ کرے گا تو شکست کھائے گا۔ اور اب وقت آگیا ہے کہ خدا تعالی اس کے افترا کی اسکو سزا دے

غرض یہ قرار پایا کہ ۸ اگست کو حضرت اقدس ایک خط اس مفتری کو لکھیں اور اسے نشان نمائی کے میدان میں آنیکی دعوت کریں یہ خط انگریزی زبان میں ترجمہ ہو کر مختلف اخبارات میں بھی شائع ہوگا اور بھیجا جائیگا۔

نزول المسیح جو آج کل لکھ رہے ہیں اور پیر گولڑی کی کتاب سیف چشتیائی بھی زیر نظر ہے اسی طرف توجہ کرنے سے یہ الہام ہوا **انی انا ربک القدیر لا مبدل لکلماتی۔**

---

۷ اگست کی صبحکو حسب معمول سیر کو نکلے۔ ایڈیٹر الحکم نے عرض کی کہ حضور امسال شکاگو کی طرز پر ایک مذہبی کانفرنس جاپان میں ہونیوالی ہے جسمیں مشرقی دنیا کے مذاہب کے سرکردہ ممبروں کا اجتماع ہوگا اور اپنے اپنے مذہب کی خوبیوں اور تائید پر لیکچر دیے جائیں گے۔ کیا اچھا ہو اگر حضور کیطرف سے اس تقریب پر کوئی مضمون لکھا جاوے اور اسلام کی خوبیاں اس مجمع میں پیش کیجاویں ہماری جماعت کیطرف سے کوئی صاحب جیسے مولوی محمد علی صاحب ہیں چلے جائیں جاپان کے [illegible] اور جاپان والوں نے ہندوستان [illegible] بلکہ وہ ہندوستان [illegible] بھیجنے کا ارادہ ظاہر کیا [illegible] اسپر فرمایا کہ بیشک ہم تو سرگرفت طلب ہیں اگر یہ معلوم ہو جاوے کہ وہ کب ہوگی اور اسکے قواعد کیا ہیں تو ہم اسلام کی خوبیوں اور دوسرے مذاہب کے ساتھ اسکا مقابلہ کرکے دکھلا سکتے ہیں اور اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو کہ ہر میدان میں کامیاب ہو سکتا ہے کیونکہ تمام مذہب تین حصوں میں ہیں اول خداشناسی، مخلوق کے ساتھ تعلق اور اسکے حقوق اور اپنے نفس کے حقوق [illegible] اسوقت موجود ہیں بجز اسلام کے جو ہم پیش کرتے ہیں سب نے بے اعتدالی کی ہوئی ہے لیکن اسلام ہی کامیاب ہوگا۔

ذکر کیا گیا کہ وہاں بدھ مذہب ہے اسکا ذکر بھی اس مضمون میں آجانا چاہیے۔ فرمایا بدھ مذہب دراصل ہندو مذہب ہی کی شاخ ہے بدھ نے جو اوائل میں اپنی بیوی بچوں کو چھوڑ دیا اور قطع تعلق کر لیا شریعت اسلام نے اسکو جائز نہیں رکھا۔ اسلام نے خدا تعالیٰ کیطرف توجہ کرنی اور مخلوق سے تعلق رکھنے میں کوئی نقص بیان نہیں کیا بدھ نے اول ہی قدم پر غلطی کھائی ہے اور ہمیں دہریت پائی جاتی ہے۔ مجھے اس بات سے کبھی تعجب نہیں ہوتا کہ ایک کافر دہریہ کیوں کہلاتا ہے جسقدر تعجب اس بات سے ہوتا ہے کہ انسان انسان ہو کر پھر اپنی جیسی مخلوق کی پرستش کیوں کرتا ہے اسلیے اسوقت جب خدا نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے تو سب سے اول میرا فرض ہے کہ خدا کی توحید قائم کرنے کیلیے تبلیغ اور اشاعت میں کوشش کروں پس مضمون لکھا جا سکتا ہے اور وہاں بھیجا جاسکتا ہے پہلے قواعد آنے چاہییں

پھر فرمایا کہ اس مضمون کے پڑھنے کیلیے اگر مولوی عبد الکریم صاحب جائیں تو خوب ہے انکی آواز بڑی بارعب اور زبردست ہے اور وہ انگریزی لکھا ہوا تو بھی خوب پڑھ سکتے ہیں اور ساتھ مولوی محمد علی صاحب بھی ہوں اور ایک اور شخص بھی چاہیے **الرفیق ثم الطریق۔**

پھر اس سلسلہ کلام میں فرمایا زمانہ میں باوجود استغراق دنیا کے مذہب کیطرف بھی توجہ ہو گئی ہے اور مذہبی چھیڑ چھاڑ کا ایسا سلسلہ جاری ہو گیا ہے کہ پہلے کبھی ایسا موقع نہیں ملا۔

پھر اس ذکر پر کہ انجمن حمایت اسلام کو بعض اخبارات نے توجہ دلائی ہے کہ وہ کوئی آدمی بھیجیں فرمایا ہمارے مخالف اسلام کو کیا پیش کرینگے جبکہ اسلام کی خوبیوں کا خود انکو اعتراف نہیں ہے اول خدا کی توحید اسلام نے بڑے زور سے قائم کی مگر جب مسیح میں خدائی صفات کو قائم کرتے اور مانتے ہیں تو توحید کہاں رہی پھر برکات اسلام کا فخر ہے مگر یہ لوگ اس سے بھی منکر ہیں اگر پچھلے قصے پیش کریں تو سناتن والے بھی کر سکتے ہیں اسلام تو اس پھل کی طرح تھا جو تازہ بتازہ ہو جسکے کھانے سے لذت اور خوشبو محسوس ہوتی ہے مگر اب ان لوگوں نے وہ حالت کر دینی چاہی ہے جیسے ایک سڑا ہوا پھل ہو جسکی عفونت دماغ کو خراب کرے۔ خدا تعالی نے اپنے وعدہ کے موافق اسلام کو تازہ ہی رکھا ہے اور اسلیے بجز ہمارے کوئی دوسرا اسکو پیش نہیں کر سکتا آج اسلام کو وہی کامیاب کر سکتا ہے جو بیان کرتے کرتے مسیح کو قبر تک پہنچا دے۔

پھر اسی سلسلہ میں فرمایا کہ خدا تعالی نے جو براہین میں وعدہ کیا تھا **ینصرک اللہ فی المواطن** یعنی اللہ بہت سے میدانوں میں تیری مدد کرے گا اب تک جسقدر میدان ہمارے سامنے آئے خدا تعالی نے فتح دی۔

کلمات طیبات

حضرت امام آخر الزمان سلمہ الرحمن

سلسلہ کے لیے دیکھو گذشتہ اشاعت

اپنی شامت اعمال کو نہیں سوچا ان اعمال خیر کو جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے ترک کر دیا اور ان کے بجائے خود تراشیدہ درود وظائف داخل کر لیے۔ اور چند کافیوں کا حفظ کر لینا کافی سمجھا گیا بُلّے شاہ کی کافیوں پر وجد میں آجاتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کا جہاں وعظ ہو رہا ہو وہاں بہت ہی کم لوگ جمع ہوتے ہیں لیکن جہاں اس قسم کے مجمعے ہوں وہاں ایک گروہ کثیر جمع ہو جاتا ہے۔ نیکیوں کی طرف سے یہ کم رغبتی اور نفسانی اور شہواتی امور کی طرف توجہ صاف ظاہر کرتی ہے کہ لذت روح اور لذت نفس میں ان لوگوں نے کوئی فرق نہیں کیا ہے۔

دیکھا ہے کہ بعض ان رقص و سرود کی مجلسوں میں دانستہ پگڑیاں اُتار لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ میاں صاحب کی مجلس میں بیٹھتے ہی وجد ہو جاتا ہے اس قسم کی بدعتیں اور اختراعی مسائل پیدا ہو گئے ہیں اصل بات یہ ہے کہ جنہوں نے نماز سے لذت نہیں اُٹھائی اور اس ذوق سے محروم ہیں وہ روح کی تسلی اور اطمینان کی حالت ہی کو نہیں سمجھ سکتے اور نہیں جانتے کہ وہ سرور کیا ہوتا ہے۔ مجھے ہمیشہ تعجب ہوتا ہے کہ یہ لوگ جو اس قسم کی بدعتیں مسلمان کہلا کر نکالتے ہیں اگر روح کی خوشی اور لذت کا سامان اسی میں تھا تو چاہیے تھا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جو عارف ترین اور اکمل ترین انسان دنیا میں تھے وہ بھی اس قسم کی کوئی تعلیم دیتے یا اپنے اعمال سے ہی کچھ کر دکھاتے۔ میں ان مخالفوں سے جو بڑے بڑے مشائخ اور گدی نشین اور صاحب سلسلہ ہیں پوچھتا ہوں کہ کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے ورد و وظائف اور چلہ کشیاں اُلٹے سیدھے لٹکنا بھول گئے تھے اگر معرفت اور حقیقت شناسی کا یہی ذریعہ اصل تھے۔ مجھے بہت ہی تعجب آتا ہے کہ ایک طرف قرآن شریف میں یہ پڑھتے ہیں الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی اور دوسری طرف اپنی ایجادوں اور بدعتوں سے اس تکمیل کو توڑ کر ناقص ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

ایک طرف تو یہ ظالم طبع لوگ مجھ پر افترا کرتے ہیں کہ گویا میں ایسی مستقل نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں جو صاحب شریعت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا الگ نبوت ہے مگر دوسری طرف یہ اپنے اعمال کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں کرتے کہ جھوٹی نبوت کا دعویٰ تو خود کر رہے ہیں جب کہ خلاف رسول اور خلاف قرآن ایک نئی شریعت قائم کرتے ہیں۔ اب اگر کسی کے دل میں انصاف اور خدا کا خوف ہے تو کوئی مجھے بتائے کہ کیا ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم اور عمل پر کچھ اضافہ یا کم کرتے ہیں؟ جب کہ انہی قرآن شریف کے بموجب ہم تعلیم دیتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... ہی کو اپنا امام اور حکم مانتے ہیں کیا ارّہ کا ذکر میں نے بتایا ہے اور پاس انفاس اور نفی و اثبات کے ذکر اور کیا کیا اور کیا کیا میں سکھاتا ہوں۔ پھر جھوٹی اور مستقل نبوت کا دعویٰ تو یہ لوگ خود کرتے ہیں اور الزام مجھے دیتے ہیں۔

یقیناً یاد رکھو کہ کوئی شخص سچا مسلمان نہیں ہو سکتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع نہیں بن سکتا جبتک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کرلے۔ جب تک ان محدثات سے الگ نہیں ہوتا اور اپنے قول اور فعل سے آپ کو خاتم النبیین نہیں مانتا کچھ نہیں سعدی نے کیا اچھا کہا ہے

بزہد و ورع کوش و صدق و صفا
ولیکن میفزائے بر مصطفےٰ

ہمارا مدعا جس کے لیے خدا تعالے نے ہمارے دل میں جوش ڈالا ہے یہی ہے کہ صرف صرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت قائم کی جائے جو ابدالآباد کے لیے خدا نے قائم کی ہے اور تمام جھوٹی نبوتوں کو پاش پاش کر دیا جائے جو ان لوگوں نے اپنی بدعتوں کے ذریعہ قائم کی ہیں ان ساری گدیوں کو دیکھ لو اور عملی طور پر مشاہدہ کرو کہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوۃ پر ہم ایمان لائے ہیں یا وہ۔

یہ ظلم اور شرارت کی بات ہے کہ ختم نبوۃ سے خدا تعالے کا اتنا ہی منشا قرار دیا جائے کہ منہ سے ہی خاتم النبیین مانو تو کرتوتیں وہی کرو جو تم خود پسند کرو اور اپنی ایک الگ شریعت بنالو۔ بغدادی نماز۔ معکوس نماز وغیرہ ایجاد کی ہوئی ہیں کیا قرآن شریف یا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل میں بھی اس کا کہیں پتہ لگتا ہے۔ اور ایسا ہی یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کہنا اس کا ثبوت بھی کہیں قرآن شریف سے ملتا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تو شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ کا وجود بھی نہ تھا پھر یہ کس نے بتایا تھا۔ شرم کرو کیا شریعت اسلام کی پابندی اور التزام اسی کا نام ہے؟ اب خود ہی فیصلہ کرو کہ کیا ان باتوں کو مان کر اور ایسے عمل رکھکر تم اس قابل ہو کہ مجھے الزام دو کہ میں نے خاتم النبیین کی مہر کو توڑا ہے۔ اصل اور سچی بات یہی ہے کہ اگر تم اپنی مساجد میں بدعات کو دخل نہ دیتے اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی نبوۃ پر ایمان لا کر آپ کی طرز عمل اور نقش قدم کو اپنا امام بنا کر چلتے تو پھر میرے آنے ہی کی کیا ضرورت ہوتی تمہاری ان بدعتوں

اور یہی بتوں نے ہی خدا تعالیٰ کی غیرت کو تحریک دی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی چادر میں ایک شخص کو مبعوث کرے جو ان جھوٹی بتوں کے بت کو توڑ کر نیست و نابود کرے پس اسی کام کے لیے خدا نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ غوث علی پانی پتی کے ہاں شاکت مت کا ایک منتر رکھا ہوا ہے جس کا وظیفہ کیا جاتا ہے اور ان گدی نشینوں کو سجدہ کرنا یا ان کے مکانات کا طواف کرنا یہ تو بالکل معمولی اور عام باتیں ہیں۔

غرض اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو اس لیے قائم کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ اور عزت کو دوبارہ قائم کریں۔ ایک شخص جو کسی کا عاشق کہلاتا ہے اگر اس جیسے ہزاروں اور بھی ہوں تو اس کے عشق و محبت کی خصوصیت کیا رہی؟ پھر اگر یہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق میں فنا ہیں جیسا کہ یہ دعویٰ کرتے ہیں تو یہ کیا بات ہے کہ ہزاروں قبروں اور مزاروں کی پرستش کرتے ہیں مدینہ طیبہ تو جاتے نہیں مگر اجمیر اور دوسری خانقاہوں پر ننگے سر اور ننگے پاؤں جاتے ہیں پاک پٹن کی کھڑکی میں سے گذر جانا ہی نجات کے لیے کافی سمجھتے ہیں کسی نے کوئی جھنڈا کھڑا کر رکھا ہے کسی نے کوئی اور صورت اختیار کر رکھی ہے ان لوگوں کے عرسوں اور میلوں کو دیکھ کر ایک سچے مسلمان کا دل کانپ جاتا ہے کہ یہ انہوں نے کیا بنا رکھا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کو اسلام کی غیرت نہ ہوتی اور ان الدین عند اللہ الاسلام خدا کا کلام نہ ہوتا اور اس نے یہ فرمایا ہوتا انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون تو بیشک آج وہ حالت اسلام کی ہو گئی تھی کہ اس کے مٹنے میں کوئی بھی شبہ نہیں ہو سکتا تھا مگر اللہ تعالیٰ کی غیرت نے جوش مارا اور اس کی رحمت اور وعدہ حفاظت نے تقاضا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز کو پھر نازل کرے اور اس زمانہ میں آپ کی نبوۃ کو نئے سر سے زندہ کر کے دکھاوے چنانچہ اس نے اس سلسلہ کو قائم کیا اور مجھے مامور اور مہدی بنا کر بھیجا۔ آج دو قسم کے شرک پیدا ہو گئے ہیں جنہوں نے اسلام کو نابود کرنے کی بیحد سعی کی ہے اور اگر خدا تعالیٰ کا فضل شامل نہ ہوتا تو قریب تھا کہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ اور پسندیدہ دین کا نام و نشان مٹ جاتا۔ مگر چونکہ اس نے وعدہ کیا ہوا تھا انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون یہ وعدہ حفاظت چاہتا تھا کہ جب غارت گری کا موقع ہو تو وہ خبر لے۔ چوکیدار کا کام ہے کہ وہ نقب دینے والوں کو پوچھتے ہیں اور دوسرے جرائم والوں کو دیکھ کر اپنے منصبی فرائض عمل میں لاتے ہیں اسی طرح پر آج چونکہ فتن جمع ہو گئے تھے اور اسلام کے قلعہ پر ہر قسم کے مخالف ہتھیار باندھ کر حملہ کرنے کو طیار ہو گئے تھے اس لیے خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ منہاج نبوۃ قائم کرے یہ مواد اسلام کی مخالفت کے در اصل ایک عرصہ دراز سے پک رہے تھے اور آخر اب پھوٹ نکلے جیسے ابتدا میں نطفہ ہوتا ہے اور پھر ایک عرصہ مقررہ کے بعد بچہ بن کر نکلتا ہے۔ اسی طرح پر اسلام کی مخالفت کے بچہ کا خروج ہو چکا ہے اور اب وہ بالغ ہو کر پورے جوش اور قوت میں ہے۔ اس لیے اس کو تباہ کرنے کے لیے خدا تعالیٰ نے آسمان سے ایک حربہ نازل کیا اور اس مکروہ شرک کو جو اندرونی اور بیرونی طور پر پیدا ہو گیا تھا دور کرنے کے لیے اور پھر خدا تعالیٰ کی توحید اور جلال قائم کرنے کے واسطے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے اور میں بڑے دعوی اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ بیشک یہ خدا کی طرف سے ہے اس نے اپنے ہاتھ سے اس کو قائم کیا ہے جیسا کہ اس نے اپنی تائیدوں اور نصرتوں سے جو اس سلسلہ کے لیے اس نے ظاہر کی ہیں دکھایا۔

عادۃ اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جب بگاڑ حد سے زیادہ بڑھ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اصلاح کے لیے کسی کو پیدا کر دیتا ہے۔ ظاہر نشان تو اس کے صاف ہیں کہ صدی سے ۱۹ برس* گذر گئے اب دانشمند کے لیے غور کا مقام ہے کہ اندرونی اور بیرونی فساد حد سے بڑھ گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ہر صدی کے سر پر مجدد کے مبعوث کرنے کا وعدہ الگ ہے اور قرآن شریف اور اسلام کی حفاظت اور نصرت کا وعدہ الگ۔ زمانہ بھی حضرت کے بعد مسیح کی آمد کے زمانہ سے پوری مشابہت رکھتا ہے۔ جو نشانات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس موعود کے آنے کے مقرر کیے ہیں وہ پورے ہو چکے ہیں تو پھر کیا اب تک بھی کوئی مصلح آسمان سے نہیں آیا؟ آیا اور ضرور آیا اور خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق عین وقت پر آیا مگر اس کی شناخت کرنے کے لیے ایمان کی آنکھ کی ضرورت ہے۔ باقی آئندہ

* اور اب تو بیسواں سال بھی شروع ہو گیا۔ (ایڈیٹر)

ڈائری کا اقتباس

انبیاء کی بعثت کی اصل غرض

انبیا کی بعثت کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایسا ایمان پیدا کریں جو اعمال صالحہ کی قوت عطا کرتا ہے اور گناہ سوز فطرت پیدا کرتا ہے کیونکہ اعمال صالحہ کبھی نہیں ہو سکتے ہیں جب تک اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان اور معرفت پیدا نہ ہو۔ ہر ایک عمل معرفت صحیح اور عرفان کامل کے بعد اعمال صالحہ کی مد میں آتا ہے لوگ جو کچھ اعمال صالحہ کرتے ہیں یا صدقات و خیرات کرتے ہیں یہ رسم اور عادت کے طور پر کرتے ہیں اُس معرفت کا نتیجہ نہیں ہوتے جو ایمان علی اللہ کے بعد پیدا ہوتی ہے چونکہ دنیا کی نیکیاں اور بظاہر اعمال صالحہ رسم اور عادت کے طور پر ہوتے ہیں اور دنیا خداشناسی اور خدا رسی کے مقامات سے دور ہوتی ہے اس لیے اللہ تعالیٰ انبیا علیہم السلام کو مبعوث فرماتا ہے جو آکر دنیا کو خدا تعالیٰ پر ایمان لانے کی حقیقت سے آگاہ کرتے ہیں۔ باقی تمام امور اسی ایمان کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اس لیے اصل غرض انبیا کے بعثت کی یہی ہوتی ہے کہ وہ انسان کو اُس کی زندگی کے اصل منشاء عبودیت تامہ سے آگاہ کریں اور خدا تعالیٰ پر عرفان بخش ایمان لانے کی تعلیم دیں۔

کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ

انبیا علیہم السلام تھوڑے ہوتے ہیں اور لپنے اپنے وقت پر آیا کرتے ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کو رسم اور عادت سے نجات دینے اور سچا اخلاص اور ایمان حاصل کرنے کی یہ راہ بتائی ہے کہ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ یہ سچی بات ہے اسکو کبھی بھولنا نہیں چاہیے کہ جس نے نبی کی اطاعت کی اُس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کر دیا + رسم اور عادت کی غلامی سے انسان اُسی وقت نکل سکتا ہے جب وہ عرصہ دراز تک صادقوں کی صحبت اختیار کرے اور ان کے نقش قدم پر چلے۔

مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ

یہ جو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ حقیقت یہی ہے کہ جو شخص دنیا کے لیے نفع رساں ہو اس کی عمر دراز کی جاتی ہے۔ اسپر جو یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر چھوٹی تھی۔ یہ اعتراض صحیح نہیں ہے اول اس لیے کہ انسانی زندگی کا اصل منشا اور مقصد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حاصل کر لیا آپ دنیا میں اُسوقت آئے جبکہ دنیا کی حالت بالطبع مصلح کو چاہتی تھی اور پھر آپ اُسوقت اُٹھے جب پوری کامیابی اپنی رسالت میں حاصل کر لی۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کی صدا کسی دوسرے آدمی کو نہیں آئی اور اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا۔ پوری کامیابی کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا + اب جس حال میں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پورے طور پر کامیاب ہو کر اُٹھے پھر یہ کہنا کہ آپ کی عمر تھوڑی تھی سخت غلطی ہے۔ اسکے علاوہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے برکات اور فیوض ابدی ہیں اور ہر زمانہ میں آپ کے فیوض کا دروازہ کھلا ہوا ہے اس لیے آپ کو زندہ نبی کہا جاتا ہے۔ اور حقیقی حیات آپکو حاصل ہے۔ طول عمر کا جو مقصد تھا وہ حاصل ہو گیا۔ اور اس آیت کے موافق آپ ابدالآباد کے لیے زندہ رہے

مسیح کی وفات کے دو گواہ۔

مسیح علیہ السلام کی وفات پر دو زبردست گواہیاں علاوہ اور گواہوں کی شہادت کے موجود ہیں جن کا انکار ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اول خدا تعالیٰ کی شہادت جسنے یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ فرمایا ہے اور پھر دوسری شہادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت کی ہے آپ نے یحیی علیہ السلام کے ساتھ حضرت مسیح کو دیکھا۔ اب ان دو گواہوں کے خلاف یہ کہنا کہ وہ زندہ ہے کہانتک صحیح ہو سکتا ہے۔؟

رجوع کا لفظ صعود کے بعد ہوتا ہے پھر جو لوگ مسیح کے مع وجود عنصری آسمان پر چڑھنے کو ثابت کرتے ہیں انکا فرض ہے کہ وہ مسیح کا رجوع ثابت کریں کیونکہ نزول کے لیے صعود لازم نہیں ہے

حدیث میں آیا ہے کہ صوم و صلوۃ سے درجہ نہیں ملتا بلکہ اس بات سے جو انسان کے دل میں ہے یعنی صدق و وفا۔ خدا یہی چاہتا ہے کہ عمل صالحہ ہو اور اُس کا اخفا ہو ریاکاری نہ ہو۔

صدق بڑی چیز ہے اس کے بغیر عمل صالحہ کی تکمیل نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ اپنی سنت نہیں چھوڑتا اور انسان اپنا طریق نہیں چھوڑنا چاہتا اس لیے فرمایا ہے وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا خدا تعالیٰ میں ہو کر جو مجاہدہ کرتا ہے اُسپر اللہ تعالیٰ اپنی راہیں کھول دیتا ہے

بت پرست بھی وجودیوں کی طرح اپنے بتوں کو مظاہر ہی مانتے ہیں قرآن شریف اس مذہب کی تردید کرتا ہے وہ شروع ہی میں یہ کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین۔ اگر مخلوق اور خالق میں کوئی امتیاز نہیں بلکہ دونوں برابر اور ایک ہیں تو رب العالمین نہ کہتا۔ اب عالم تو خدا تعالیٰ میں داخل نہیں ہے کیونکہ عالم کے معنے ہیں ما یُعلم بہ اور خدا تعالیٰ کے لیے ہے لا یدرکہ الابصار۔

موجودات کو جو وہ عین اللہ کہتے ہیں یہ بالکل غلط ہے قرآن شریف نے عین اور غیر کی کوئی بحث نہیں کی محی الدین ابن عربی سے جو منسوب کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہے کہ الحمد للہ الذی خلق الاشیاء وھو عینھا یہ بات صحیح نہیں ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے لا تقف ما لیس لک بہ علم جب انسان کو کچھ بھی خبر نہیں پھر بتاؤ کہ عین کہاں ہوئی یہ تو سچی بات ہے کہ صفات کسی چیز سے الگ نہیں ہوتے خواہ وہ کہیں چلی جاوے پانی کو خواہ لندن لیجاؤ آخر وہ پانی رہے گا جب انسان خدا ہو تو اس کی صفات اس سے کیوں الگ ہونے لگی خواہ کسی حالت میں ہو۔

استحالہ کے ساتھ اس کے صفات معدوم ہو جاتے ہیں۔ ہر ایک چیز کا لحاظ تو اس کے صفات ہی کے ساتھ ہے۔ اگر ایک پھول کے صفات اسکے ساتھ نہیں تو وہ پھول کیونکر ہو سکتا ہے پس اگر انسان خدا ہے تو پھر اسکی خدائی کے صفات اسکے ساتھ ہونے ضروری ہیں اگر صفات نہیں پھر نادانی سے اسے خدا بنایا جاتا ہے انسان کیسی ایسی مصیبتوں اور مشکلات میں گرفتار ہوتا ہے کہ ٹکریں مارتا پھرتا ہے اور ایسا سرگردان ہوتا ہے کہ کچھ پتہ نہیں لگتا ہزاروں آرزوئیں اور تمنائیں ایسی ہوتی ہیں کہ پوری ہوتی ہی نہیں کیا خدا تعالیٰ کے ارادے بھی اس قسم کے ہوتے ہیں کہ پورے نہ ہوں اسکی شان تو یہ ہے اذا اراد شیئاً ان یقول لہ کن فیکون۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ جو انسان کو اپنے ارادوں میں نامراد کرتا ہے وہ کوئی الگ اور طاقتور ہستی ہے اگر دونوں ایک ہوتے تو یہ نامرادی نہ ہونے پاتی۔ یہ باتیں قرآن شریف کی تعلیم کے صریح خلاف ہیں اور خدا تعالیٰ کے حضور سخت نا گستاخی کی باتیں ہیں اس قسم کے اعتراض کرنا کہ پھر دنیا کہاں سے بنائی بے ادبی ہے جب خدا تعالیٰ کو قادر مان لیا پھر ایسے اعتراض کیونکر کیے جاویں آریہ بھی اس قسم کے اعتراض کیا کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کو اپنی قوت اور طاقت کے پیمانہ سے ناپنا چاہتے ہیں۔

پھر دیکھو وجودیوں کے بڑے بڑے صوفی مرے ہیں اور مرتے ہیں اگر وہ خدا تھے تو انکو تو اسوقت خدائی کا کرشمہ دکھانا چاہیے تھا نہ یہ کہ عاجز انسان کی طرح تڑپکر جان دیدی یاد رکھو انسان کی سعادت یہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے کاموں میں اپنا دخل نہ دے۔ بلکہ اپنی عبودیت کا اعتراف کرے ہمارا تو یہ ایمان اور مذہب ہے کہ ایک فوق الفوق قادر ہستی ہے جو ہمیر کام کرتی ہے جدھر چاہتی ہے لیجاتی ہے وہ خالق ہے ہم مخلوق ہیں وہ حی قیوم ہے اور ہم ایک عاجز مخلوق قرآن شریف میں جو حضرت سلیمان اور بلقیس کا ذکر ہے کہ اس نے پانی کو دیکھکر اپنی پنڈلی سے کپڑا اٹھایا ہمیں بھی یہی تعلیم ہے جو حضرت سلیمان نے اس عورت کو دی تھی وہ دراصل آفتاب پرستی کرتی تھی اسکو اسطریق سے انھوں نے سمجھایا کہ جیسے یہ پانی شیشہ کے اندر چل رہا ہے دراصل اوپر شیشہ ہی ہے اسیطرح پر آفتاب کو روشنی اور ضیا بخشنے والی ایک اور زبردست طاقت ہے۔

اور یہ اعتراض جو کیا جاتا ہے کہ قرآن شریف غیریت اٹھانے آیا تھا اسکو وجودیوں نے سمجھا نہیں قرآن شریف ایک اتحاد عام مسلمانوں میں قائم کرتا ہے نہ یہ کہ خالق اور مخلوق کو متحد فی الذات کرے۔ نظائر کے بغیر تو کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ پس ایسی کوئی مثال وجودیوں کو پیش کرنی چاہیے جس سے معلوم ہو جاوے کہ خالق اور مخلوق ایک ہی ہیں۔ انسان گناہ سے محبت کرتا ہے پھر وہ عین خدا کیونکر ہو سکتا ہے۔ وجودی کہتے ہیں کہ تمنے غیریت سے شریک بنا لیا۔ ہم کہتے ہیں یہ غلط ہے۔ ہمتو مخلوق مانتے ہیں کوئی الگ خدا تو تجویز نہیں کرتے اور پھر مخلوق بھی ایسی مانتے ہیں جس پر سارا ہی تصرف خدا تعالیٰ کا ہے کیونکہ وہ حی و قیوم خدا ہے جس کے سہارے سے زندگی قائم ہے۔ خدا تعالیٰ اس قسم کا حی و قیوم نہیں ہے کہ جیسے معمار کی عمارت کو ضرورت نہیں ہوتی کہ معمار اس کے ساتھ زندہ رہے یعنی اگر معمار مرجاوے تو عمارت کو اس کے مرنے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا بلکہ مخلوق کسی صورت میں اس کے سہارے سے الگ ہو ہی نہیں سکتی بلکہ مخلوق کی زندگی اور قیام کا اصلی ذریعہ وہی ہے۔ ہم عین غیر کی بحث میں ہرگز نہیں پڑتے قرآن شریف نے ان اصطلاحوں کو کبھی بیان نہیں کیا جو تعلقات خالق اور مخلوقات کے اسنے بیان کیے ہیں ان سے باہر جانا گستاخی اور بے ادبی ہے۔

شیخ محی الدین سے پہلے اس وحدۃ وجود کا نام و نشان نہ تھا ہاں وحدۃ شہودی تھی یعنی خدا تعالیٰ کے مشاہدہ میں اپنے آپکو فانی سمجھنا۔ وحدۃ شہودی میں من تو شدم تو من شدی استیلائے محبت کا تقاضا تھا وجودیوں نے اس سے تجاوز کرکے وہ کام کیا جو ڈاکٹر اور فلاسفر کرتے ہیں کہ وہ خدائی کے حصہ دار بنتے ہیں۔ اور دیکھا گیا ہے کہ یہ وحدۃ وجود والے عموماً اباحتی ہوتے ہیں اور نماز و روزہ کی ہرگز پروا نہیں کرتے یہانتک کہ کنجروں (کنچنوں) کے ساتھ بھی تعلقات رکھتے ہیں انکو کوئی پرہیز اور عار نہیں ہوتا شہود کی حقیقت تو یہی ہے کہ جیسے لوہے کو آگ میں ڈالا جاوے اور وہ اسقدر گرم ہو جاوے کہ سرخ آگ کیطرح ہو جاوے اسوقت اگرچہ آگ کے خواص اسمیں پائے جاتے ہیں تاہم وہ آگ نہیں کہلا سکتا۔ اسیطرح جس شخص کو خدا تعالیٰ سے تعلقات قوی اور شدید ہوتے ہیں

دار الامان کی ایک شام

یکم اگست ۱۹۰۲ء

بعد از مغرب حضرۃ مسیح موعود حسب معمول تشریف فرما ہوئے سید ناصر شاہ صاحب جو اوڑی سے تشریف لائے تھے اور کئی سال بعد آئے تھے وہ پاؤں دبانے لگے آپ نے فرمایا کہ "آپ بیٹھ جائیے" سید صاحب جوش ارادت اور حسن عقیدت کی وجہ سے چاہتے تھے کہ دیر تک قدم مبارک کو دباتے رہیں۔ آپ نے پھر کمال لطف اور پیار سے فرمایا کہ "آپ بیٹھ جائیں" الامر فوق الادب سنکر سید صاحب اوپر نشین پر بیٹھ گئے

جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے استفسار کیا کہ آج جناب نے کیا لکھا ہے۔ مولانا ممدوح کی غرض اس قسم کے استفسار سے محض ایک تحریک کرنا ہوتی ہے کہ حضرۃ امام کچھ بطور خلاصہ بیان فرماویں۔

"فرمایا آج تو میں پچھلا مسودہ دیکھتا رہا کیونکہ کاتب لکھ رہا ہے"

اس پر مولوی عبدالکریم صاحب نے پھر قصیدہ الہامیہ کی بابت دریافت کیا جو حضرۃ حجۃ اللہ اس کتاب کے ساتھ ضمیمہ فرما دیں گے فرمایا "وہ آخر میں لگائے جاوینگے۔ نثر میں اس کے تداخل کی ضرورت نہیں اس لئے بعد ہی میں ان کو پورا کروں گا"

فرمایا "فیصلہ بہت ہی آسان تھا اگر یہ لوگ فیصلہ کرنا چاہتے ہوتے۔ اب ان کو کیا معلوم ہے کہ جب میں عربی لکھتا ہوں تو کس طرح افواج کی طرح الفاظ اور فقرے سامنے کھڑے ہوتے ہیں ہاں ان کو پتہ لگ جاتا اگر یہ مقابلہ کرتے اور کچھ لکھنے کے لئے قلم اٹھاتے۔ یہ جو سرقہ کا بیہودہ الزام لگاتے ہیں ہماری طرف سے ان کو اجازت ہے کہ ساری دنیا کی کتابوں سے سرقہ کرلیں مگر جب علمی مضمون کو ادا ہی نہیں کر سکتے اور معارف سے آگاہ ہی نہیں تو نرے الفاظ اور جملوں کے سرقہ سے کیا ہوگا۔ الفاظ کو معانی کے تابع علمی رنگ

کبھی مضمون کو یہ لوگ ہرگز لکھ نہیں سکتے تو وہی مثال ہے کہ ایک شخص معمار ہو اور اینٹیں چرا کر جمع کرے محض اینٹیں چرانے سے تو عمارۃ طیار نہیں ہو سکتی۔ سرقہ کا الزام تو حریری پر بھی لگایا گیا یہ لوگ الفاظ کا تتبع کرتے ہیں مضمون کا نہیں کر سکتے چنانچہ حریری کی بابت بھی مشہور ہے کہ جب ایک انشاء لکھنے کیلئے کہا گیا تو نہ لکھ سکا۔ یہ قرآن شریف ہی کا معجزہ ہے کہ عبارت بھی فصیح بلیغ ایسی ہے کہ اس کی نظیر نہیں ملسکتی اور مضامین بھی عالی اور علمی ہیں"

اس پر مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کی کہ حضور ایکبار میرے دل میں آیا کہ میں کوشش کر کے مقامات حریری کی طرح مسجع عبارت میں فرضی قصے لکھ سکتا ہوں؟ آخر یہ بات معلوم ہوئی کہ الفاظ اپنے اغراض کے ماتحت کر کے افسانے لکھ لینے آسان ہیں مگر حقائق و معارف اور واقعات صحیحہ کو بلیغ عبارت میں ... فرمایا یہی تو معجزہ قرآن شریف کا ہے"

پھر اسی سلسلہ کلام میں فرمایا کہ فیصلہ کی کیسی آسان راہ تھی یہ جو مشہور کرتے ہیں کہ گولڑوی کے مقابلہ میں لاہور نہ آئے۔ ہم نے کہا تھا کہ تفاؤل کے طور پر قرآن کہیں سے کھول کر اس کی تفسیر المقابل لکھنی چاہیئے اسکا جواب تو گولڑوی نے یہ دیا کہ پہلے تحقیق مذہب پر تقریر کر کے مولوی محمد حسین کا فیصلہ مان لو۔ اگر وہ کہدے کہ یہ عقیدہ غلط ہے تو معاً میرے ہاتھ پر بیعت کر لو پھر تفسیر لکھ لو۔ اب بتاؤ یہ کیا فیصلہ ہوا اس پر کہتے ہیں کہ لاہور نہیں آئے"

حضرت حکیم الامۃ نے سید علی حایری لاہوری شیعہ کے رسالہ کا ذکر کیا کہ اس میں حضرت امام حسین کی فضیلت پر بحث کرتے ہوئے ... لکھا ہے کہ بارہ امام نور الٰہی سے پیدا ہوئے تھے جسکا ظاہری ثبوت یہی ہے کہ ان کا سایہ نہ تھا (ایڈیٹر واہ حضرت شریعتمدار صاحب کیا خوب ثبوت دعوی اور دلیل میں غالباً آپ اچھی طرح امتیاز کر سکتے ہیں پس جبکہ وہ نور الٰہی سے بنے تھے تو پھر شبیہ کو فضیلت کیسی!) اور پھر لکھا ہے کہ قرآن شریف کی چودہ منزلیں ہیں یہ تقسیم اپنے طور پر کی ہے کہ لوح محفوظ پر آیا پھر جبرائیل کے پاس علی ہذا القیاس (اس پر حضرۃ حجۃ اللہ نے فرمایا کہ کیا چودہویں منزل یہ نہیں لکھی کہ آخر حضرۃ عثمان کے پاس محرف مبدل ہو گیا چودہویں منزل تو ان کے اعتقاد کے موافق یہی ہو گی نہ) اور مدینہ منورہ سے کربلا ۱۴ منزل ہیں غرض اس قسم کے لغویات اس میں بھرے ہیں اور ایک جگہ باپ کی کتاب ہی ثبوت کیلئے کافی قرار دیدی ہے (ایڈیٹر یہ این خیال کہ پسر نتواند پدر تمام کند یا صحیح الفاظ میں یوں سمجھئے خواجہ کا گواہ مینڈک) اور ایک مقام پر لکھا ہے کہ غایت المقصود پڑھکر اتنے ہزار مرزائی مومن ہو گئے اس پر مفتی محمد صادق صاحب نے عرض کی کہ گولڑوی کہتا ہے کہ میری کتاب پڑھکر اتنے ہزار نے توبہ کی۔ یہ عجیب بات ہے کہ ایکطرف تو تعداد کم بتاتے ہیں اور پھر ہزاروں نکل کر ان میں بھی شامل ہو جاتے ہیں اور ختم نہیں ہوتے"

حضرت حجۃ اللہ نے ہنسکر فرمایا یہ عجیب حساب ہے جو سمجھ میں نہیں آتا کہ اس کا کیا نام رکھا جاوے اربعہ ہے یا کیا کہ جسقدر کم ہوتے جاویں وہ بڑھتے جاویں"

حضرت اقدس نے ضمناً ایڈیٹر الحکم سے خطاب کر کے اشاعۃ السنہ کے متعلق دریافت فرمایا کہ ابھی شائع ہوا یا نہیں۔ عرض کی گئی کہ اشتہار اشاعت کے بعد کچھ معلوم نہیں ہوا اسی کے ضمن میں دہلی کے ایک پنجابی کاتب والے اخبار کا ذکر ایڈیٹر نے کیا کہ اس میں ایک نوٹ لکھکر گویا ۸ مختلف مقامات کی دھمکی دی ہے"

پھر ماسٹر عبدالرحمن صاحب نے ایک لڑکے کا خواب بتلایا۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہر شخص کی خواب اس کی ہمت اور استعداد کے موافق ہوتی ہے۔ معبرین نے بھی لکھا ہے ضمناً میاں جان محمد صاحب مرحوم امام مسجد قادیان کی ایک رؤیا کا تذکرہ فرمایا۔ پھر فرمایا خدا تعالیٰ کا فیضان ظرف اور استعداد کے موافق ہوتا ہے خدا تو ایک ہی ہے۔ لیکن جیسے روشنی صاف اور روشن چیز پر جیسے شیشہ ہے بہت صفائی سے پڑتی ہے اسی طرح پر خدا تعالیٰ کے فیضان

کا حال ہے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت بہت ہی بلند تھی اس لئے قرآن شریف جیسا کلام آپ پر نازل ہوا۔ قرآن شریف مین خدا تعالی کی صاف تصویر نظر آتی ہے اور اور کتابون مین دھندلی سی روشنی پڑتی ہے سچ ہی کو دیکھلو کہ اسرائیل کی قوم ہی پیش نظر ہے مگر قرآن شریف کسی خاص قوم کو خطاب نہیں کرتا شروع ہی سے الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیسی بلند ہمت اور عام دعوت ہے کہ کہتے ہین یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً مگر انجیل مین اسرائیل ہی کا ذکر ہے۔ جو پیشگوئیان ہین وہ بھی ان ہی کے متعلق ہین۔ اسی سبب سے یہودیون کو ٹھوکر لگی اور خدا کے وعدون کے مصداق اپنی ہی قوم کو سمجھ کر تمام قومون سے بے تعلق اور غافل ہو گئے اور خدا کے وعدون کے ایفا کی آخری منزل اسی دنیا کو خیال کر کے قیامت سے بیخبر اور بہتیرے منکر ہو گئے

فرمایا ہمت بلند ہونی چاہئے چنانچہ لکھا ہی ہمت بلند دار کہ دادار کردگار

ان باتون مین ہی اذان ہوگئی حضرۃ امام علیہ الصلوۃ والسلام نماز کے لئے اُٹھے اور بعد نماز تشریف لے گئے ✠

چھوٹے چھوٹے خطبے

یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ

اے مومنو اللہ سے ڈرو جیسا ڈرنیکا حق ہے اور نہ مرو مگر اسصورت مین کہ تم مسلمان ہو اور سب کے سب اللہ تعالی کی رسی کو پکڑ لو۔

ایک وقت ان صحابہ کرام کو ان آیتون کا لطف جیسا کہ لطف کی حقیقت ہے آتا تھا وہ خوب سمجھتے تھے کہ ان پر ایسی حالت اور وقت گذرا ہے جب کہ وہ اجتماع کا نام و نشان نجانتے تھے وہ تمدن اور اس کے فوائد سے مطلق آگاہ اور آشنا نہ تھے اور نہین جانتے تھے کہ سچا اتفاق اور اس کے نتائج کیونکر حاصل کر سکتے ہین۔ حقیقت مین آگ کے گڑھے پر کھڑے تھے۔ ظاہری طور پر بھی نار (حرب) بھڑکتی رہتی تھی۔ ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ کو اسطرح کھا جاتا تھا جیسے آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے اور حقیقی طور پر بھی وہ بت پرستی کی وجہ سے آگ مین تھے۔ جب ان کی مصیبتوں اور تکلیفون کی شب تار انتہا کو پہنچ گئی اور وہ وقت قریب آگیا کہ وہ اس آگ کے گڑھے سے نکال لئے جائین تو اللہ تعالی نے اپنے فضل و کرم سے رحمۃ للعالمین کو بھیجا جس نے آکر ان پر ساری آتشون کو ٹھنڈا کر دیا ✠

وہ قوم جس مین انفرادی حالت اپنے انتہا کو پہونچی ہوئی تھی وہ **حبل اللہ** کو پکڑ کر ایسے متفق ہوئے اور ایسی اخوت ان مین قائم ہوئی کہ دنیا کو اتفاق کا سبق سکھایا اور سچی اخوت کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا اور اسی بت پرست قوم نے ابراہیم علیہ السلام کے سچے جانشین صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اللہ تعالی سے وہ آشتی کی کہ آخرت کی آگ ان پر حرام ہو گئی۔ غرض وہ قوم جو پہلے **نفاق** اور بت پرستی اور خانہ جنگیون کے امراض مین خطرناک طور پر مبتلا تھی جب اس نے ان دکھون سے نجات پائی تو خدا تعالی کی ان آیات کو جو ان کے حق مین آیات الرحمۃ تھین کس ذوق اور لطف کے ساتھ اپنی حالت مین مشاہدہ کر کے پڑھتے ہونگے۔ اسی ذوق اور لطف کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے آج خدا تعالی نے اپنے فضل سے اس سلسلہ مین داخل ہونے کی ہم کو توفیق دی اور ہم پر انعام کیا

ہر شخص جو اس سلسلہ مین داخل ہوتا ہے جب وہ اپنی پہلی حالت پر غور کرتا ہے کہ اس کی ایمانی حالت اور عرفانی حالت کیسی تھی تو وہ اپنی موجودہ حالت کو دیکھکر ان آیتون کو پڑھتا ہوا عجیب لطف اور ذوق حاصل کرتا ہے کہ خدا تعالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف پر کیسا لذیذ ایمان پیدا ہوا ہے اور کیسی معرفت عطا ہوئی ہے۔ اگرچہ لوگ پہلے موحد بھی کہلاتے تھے۔ مگر اس وقت توحید کی ساری انتہا **آمین اور رفع یدین** تک ہی تھی اور یا بڑی بات کی تو مولود خوانی کے خلاف وعظین ہین اور قبرون کو سجدہ کے متعلق بحثین ہین غرض اس قسم کی چھوٹی چھوٹی باتون تک ساری توحید محدود تھی۔ لیکن حضرۃ مسیح کو خدا کی صفات مین شریک کرنے مین کوئی عذر نہ تھا۔ اور اسے گناہ سمجھا ہی نہ جاتا تھا۔ ایسی حالت مین ضروری تھا کہ خدا کا برگزیدہ مسیح موعود آسمان سے آسمانی حربون اور ہتیارون کو لیکر نازل ہوتا یسوع کی خدائی کے بت کو پاش پاش کرتا۔ اور فرضی اور خیالی الفا ومیکا بنائے ہوئے خدا کو ننگا کر کے دکھا دیتا۔ اور خدا تعالے کے جلال و عظمت و جبروت کو قائم کرتا اسیطرح پر اکثر شرک اور قبر پرستی سے طبیعت مین کوئی نفرت تھی اور آزادی اور یورپ کی تقلید نے نیچریت کے مذاق کی ہوا سر مین بھر دی ہوئی تھی جس سے ایمانی حالت اس درجہ پر پہنچ گئی تھی کہ یہ مان لیا تھا کہ نہ کوئی وحی ہے نہ خدا کسی سے کلام کرتا ہے معجزات کوئی چیز نہین غرض خدا تعالے ایک گول مول قریباً معطل برائے نام ہستی مانا ہوا تھا۔ گویا اُسے زمین پر کسی قسم کا تصرف قبضہ حاصل نہین۔ سچے اور اصلی معنون مین دہریت کے ہمرنگ ایک قسم کا ایمان تھا اور جو پرانے مدرسہ کے تعلیم یافتہ تھے ان کی یہ حالت تھی کہ گویا ہزارون ہزار خدا بنائے ہوئے تھے اتفاق کا ان مین نام و نشان نہ تھا ایک دوسرے کی تکفیر و تفسیق پر ہر وقت آمادہ اور زبان کشا تھے۔ غرض جیسی حالت عرب کی تھی بعینہ اسی رنگ کی ہماری حالت تھی پس جسطرح پر صحابہ ان آیات کو پڑھکر ایک حظ اور ذوق اس سے حاصل کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک وجود کو عاشقانہ نگاہ سے دیکھتے تھے اسیطرح پر آج ہم اپنے سید و مولا محبوب امام کو جب دیکھتے ہین اور ان انعامون پر نظر کرتے ہین جو اس کے ذریعہ ہمپر ہوئے تو بے اختیار اس پر درود پڑھنے کو جی چاہتا ہے

اللھم صل علی محمد و علی ال محمد وبارک وسلم

بعض نادان کہتے ہین کہ اسلام کو اس وقت

کسی امام کی ضرورۃ نہین ہے اس مین کوئی زوال نہیں آیا مسجدین آباد ہین - مولوی اور صوفی لوگ بکثرت ہین لیکن ان احمقون کو اتنا معلوم نہین کہ ان مسجدون مولویون اور صوفیون کی حالت اس وقت ایک عجائب گھر کی سی ہے جسمین طیور و سباع کے ڈھیچر اور پنجر بھوسہ سے بھرے ہوئے ہین - ایک نادان بچہ انہین واقعی جاندار سمجھتا ہے - مگر دانشمند سمجھتا ہے کہ یہ پنجر اور بھوسہ کے سوا کچھ نہیں بعینہ یہی حال ان مسجدوں اور نمازیوں کا ہے حقیقی ایمان ان مین پایا نہین جاتا - اگر سچا ایمان اور خشیت الٰہی ہو تو پھر کیا وجہ ہے کہ مسجدون سے نکلکر بھی وہی بیباکی اور رعشہ دیکھا جاتا ہے - ایک ڈویژنل جج کی کچہری سے نکلکر بھی دلیر ایک ہیبت ہوتی ہے مگر یہ کیا بات ہے کہ خدائے ذوالجلال کے دربار سے نکلکر بے حیائی بے باکی کرنے مین کوئی پرہیز نہین - اگر خدا تعالےٰ کے جلال وجبروت کا کوئی اثر دلپیر ہوتا تو ایسی دلیری نہوتی کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی شخص ایک باغ مین سے جہان عجیب عجیب خوشبو دار پھول موجود ہین نکلے اور پھر کوئی خوشبو اپنے ساتھ نہ لائے یاد رکھو کہ نماز کام نہین دسکتی جب تک غیرت نہ ہو - لاکھون مسلمان ہین جو نماز پڑھتے ہین - مگر اللہ تعالےٰ - رسول قرآن - شعایر اللہ کی غیرۃ ان مین نہین ہے حقیقی غیرت اللہ تعالےٰ نے اس **سلسلہ احمدی** کو ہی عنایت کی ہے - اس لئے اب وہی ان آیات کا مزا لیتے ہین اور کوئی نہین جو ان سے لطف اُٹھالے - ہماری جانین گواہی دیتی ہین - کہ ہم آگ سے بچے اور متفرق و پراگندہ تھے - ایک سلسلہ مین مسیح موعود مین ہوکر منسلک ہوئے - غرض ہم پر خدا تعالےٰ کا بڑا احسان ہے - اس لئے میری دوستو! اس نعمت کا شکر کرو اور خدا کے حضور سجدہ کرو اور بالآخر

اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون کو خوب یاد رکھو

۴ اگست کی شام کو بعد نماز مغرب حضرت حجۃ اللہ حسب معمول تشریف فرما ہوئے خدام پروانہ وار ارد گرد تھے ایک نوجوان نے عرض کی کہ مین اپنا خواب بیان کرنا چاہتا ہون فرمایا کل صبح کو بیان کرو مسنون طریق بھی یہی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی صبح ہی کو خواب سنا کرتے تھے ؟؟

اثنائے کلام مین اس امر پر تذکرہ ہوا کہ فیضی ساکن بھین نے اعجاز المسیح کا جواب لکھنا چاہا تھا جو خدا تعالےٰ کے وعدے کے موافق جو اعجاز المسیح کے ٹائیٹل پیج پر درج ہے بامراد نہ ہوسکا بلکہ اس دنیا سے اُٹھ گیا حضرت حجۃ اللہ نے فرمایا کہ یہ کسقدر زبردست نشان ہے خدا کی طرف سے ہماری تصدیق اور تائید مین - کیونکہ قرآن شریف مین آیا ہے واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض اب سوال یہ ہوتا ہے کہ اگر یہ سلسلہ جیسا کہ ہمارے مخالف مشہور کرتے ہین خدا تعالیٰ کی طرف سے نہین تھا تو چاہئے تھا کہ فیضی نے جو لوگون کی نفع رسانی کا کام شروع کیا تھا اس مین اس کی تائید کی جاتی لیکن اسطرح پر اس کا جوانا مرگ ہوجانا صاف ثابت کرتا ہے کہ اس سلسلہ کی مخالفت کیلئے قلم اُٹھانا لوگون کی نفع رسانی کا کام نہ تھا - کم از کم ہمارے مخالفوں کو بھی اتنا تو تسلیم کرنا پڑیگا کہ اسکی نیت نیک نہ تھی ورنہ کیا وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس کی تائید نکی اور اُس کو مہلت نہ ملی کہ اس کو تمام کرلیتا ؟

میرے اپنے الہام مین بھی یہ ہے واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض تیس برس سے زیادہ عرصہ ہوا جب مین تپ سے سخت بیمار ہوا اسقدر شدید تپ مجھے چڑھی ہوئی تھی کہ گویا بہت سے انگارے سینے پر رکھے ہوئے معلوم ہوتے تھے اس اثنائے مین مجھے الہام ہوا اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض یہ جو اعتراض کیا جاتا ہے کہ بعض مخالف اسلام بھی لمبی لمبی عمر حاصل کرتے ہین اس کی کیا وجہ ہے ؟ میرے نزدیک اس کا سبب یہ ہے کہ اُن کا وجود بھی بعض رنگ مین مفید ہی ہوتا ہے دیکھو ابو جہل **بدر** کی جنگ تک زندہ رہا اصل بات یہ ہے کہ اگر مخالف اعتراض نکرتے تو قرآن شریف کے ۳۰ سپارے کہان سے آتے جس کے وجود کو اللہ تعالےٰ مفید سمجھتا ہے اِسے مہلت دیتا ہے ہمارے مخالف بھی جو زندہ ہین اور مخالفت کرتے ہین اُن کے وجود سے بھی یہ فائدہ پہنچتا ہے کہ خدا تعالیٰ قرآن شریف کے حقائق و معارف عطا کرتا ہے اب اگر مہر علی شاہ اتنا شور نہ مچاتا تو **نزولِ مسیح کیسے لکھا جاتا** ؟

اس طرح پر جو دوسرے مذاہب باقی ہین ان کے بقا کا بھی بھی باعث ہے تا کہ **اسلام کے اصولوں کی خوبی اور حسن ظاہر ہو** اب دیکھ لو کہ نیوگ اور کفارہ کے اعتقاد والے مذہب اگر موجود نہ ہوتے **تو اسلام کی خوبیون کا امتیاز کیسے ہوتا** غرض مخالف کا وجود اگر مفید ہو تو اللہ تعالیٰ اسے مہلت دیتا ہے"

چونکہ حضرۃ کی طبیعت آج کسیقدر ناساز تھی اور گرمی بھی زیادہ تھی اس کے بعد جلد نماز عشاء ادا کر لی گئی ؟

خلافت راشدہ

طاعون کے مقابلہ کی تیاریان

تجربہ تبلا رہا ہے کہ پنجاب کے جن جن شہرون اور علاقون مین اس نامراد بیماری نے تازہ تازہ قدم جمایا ہے وہان وہ آئندہ موسم سرما مین پوری جلادت دکھائیگی۔ ایسی سخت گرمی کے موسم مین بھی کسی نہ کسی کیس کا ہوتے رہنا اس اندیشہ کو اور بھی کر رہا ہے۔ گورنمنٹ کو بظاہر خاموش دیکھکر اکثر کو یہ خیال ہوگیا تہا کہ وہ انتظام کرتی کرتی تھک گئی ہے اور اب سب کچھ تقدیر پر چھوڑ بیٹھی ہے۔ لیکن ایسی پست حوصلگی اور مایوسی کی کسی مہذب حکومت سے بھی توقع نہین ہوسکتی چہ جائیکہ انگلشیہ حکومت ایسی رعیت پرور اور فرزانہ حکومت کی نسبت ایسا خیال کرلیا جائے گورنمنٹ ہند کے ایک تازہ ریزولیوشن نے جو پنجاب گورنمنٹ کی تحریک پر صادر ہوا اس خیال کو باطل کرکے ثابت کردیا ہے کہ حکومت ایسے اہم معاملہ کیطرف سے جسکا اثر نہ صرف آبادی بلکہ ملک کی آمدنی اور فوجی طاقت پر بھی بہت برا پڑ سکتا ہے کبھی بے فکر نہین ہو سکتی اس ریزولیوشن مین پہلے تمام انسدادی تدابیر کے متعلق کی نسبت گذشتہ تجربات کا خلاصہ بتایا گیا ہے۔ سیگریگیشن (علیحدگی) کو اب ناقابل عمل حلقہ بندی کو بیفائدہ۔ اور ڈس انفکشن کو تا وقتیکہ ادویہ نہایت تیز نہ ہون۔ جنکی بو کو دیسی سخت ناپسند کرتے ہین۔ فضول محض بتا کر کل دار ومدار ٹیکہ پر رکھا گیا ہے جس سے عوام کی بدظنی بہت ہوگئی ہے اور وہ اس کی سودمندی کے قائل ہوگئے ہین۔ طاعون کا بیج چودہ بڑے شہرون مین جن کی آبادی دس لاکھ کے قریب ہے اور ۲۳ اضلاع مین پڑ چکا ہے جن مین سے نو (دہلی۔ ملتان۔ حصار۔ کانگڑہ۔ راولپنڈی۔ جہلم۔ منٹگمری۔ میانوالی۔ اور ڈیرہ غازیخان) مین کم اور باقی مین بہت موتین ہوچکی ہین۔ شہرون کے علاوہ تیرہ اضلاع مین جن کی آبادی ایک کروڑ کے قریب ہے تقریباً نصف آبادی یعنی ۶۵ لاکھ آدمیون کو ستمبر سے لیکر جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کے آخر تک پانچ ماہ مین ٹیکہ لگانے کی تجویز ہوئی ہوئی ہے اور اقرار دیا گیا ہے کہ اس کام کے لئے زیادہ تر یورپین ڈاکٹر اور کچھ دیسی جو رتبہ مین اسسٹنٹ سرجن سے کم نہون مقرر کئے جائین ایک آدمی ایک دن مین سات سو کو ٹیکہ لگا سکتا ہے یعنی ۶۵ لاکھ کے لئے کل ۲۷۰ ڈاکٹر درکار ہون گے کچھ موجود ہین۔ کچھ فوج سے مستعار لئے جاوینگے اور ۴۳ ڈاکٹر ولایت سے منگوا لئے جاوین گے۔ کل خرچ ۹ لاکھ ۵۲ ہزار چار سو روپیہ اندازہ کیا گیا ہے۔ اس مین ۲ لاکھ روپیہ ٹیکہ کی دوائی کی قیمت اور کرایہ پر خرچ ہوگا۔ کل خرچ مین سے ۵ لاکھ ۴۸ ہزار روپیہ پنجاب گورنمنٹ دیگی اور باقی گورنمنٹ ہند۔ اعلیٰ منتظم کپتان ولکنس چیف پلیگ میڈیکل افسر پنجاب ہون گے۔ طاعون کو اگر اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے اور وہ صوبہ مین ویسی ہی ہلاکت برپا کرے جسکا اندیشہ ہے تو ملک کی آبادی کی پریشانی وبربادی کے علاوہ سرکار کو بھی کچھ کم نقصان نہ پہنچے۔ زراعت کے کاروبار کا تختہ الٹ جانے سے سرکار کو قحط کے موسمون سے غالباً زیادہ خسارہ معافی معاملہ کی صورت مین اٹھانا پڑے اور امرتسر وفیروزپور ایسے اضلاع کی آبادی مین قلت ہوجانے سے فوج کے لئے سپاہیون کا ملنا بھی مشکل ہو جائے۔ انسانی ہمدردی کے مقتضیات کے ساتھ ہی ان باتون کا بھی سرکار کو کچھ کم فکر نہین۔ اور اس مین کوئی شبہ نہین کہ تمام رعایا اس کی اس ہمدردی اور مآل اندیشی کی دل سے قدر کریگی۔ اگر کوئی اعتراض ہوسکتا ہے تو صرف یہ کہ عورتون کے لئے لیڈی ڈاکٹر مقرر کرنیکو فضول بتایا گیا ہے اور وجہ یہ ظاہر کی گئی ہے کہ اوآن شہر اور گڑھ شنکر کے سید اور راجپوت باشندون سے بڑھکر کوئی جماعت پردہ کے معاملہ مین غیور نہین۔ لیکن ان کی پردہ دار مستورات نے ان لیڈی ڈاکٹرون سے جو خاص اس غرض کے لئے بھیجی گئین ٹیکہ لگوانے سے انکار کردیا اس پر انگریز ڈاکٹر بھیجا گیا تو سب عورتون نے بڑی خوشی کے ساتھ اس سے ٹیکہ لگوالیا۔ لیکن صرف دو تحصیلون کے تجربہ پر کل صوبہ کی نسبت یکسان قیاس کرلینا تجربہ سے غالباً درست نہین پایا جائیگا اور قرین مصلحت یہی ہے کہ کم از کم ہر بڑے شہر اور ہر ضلع مین ایک ایک لیڈی ڈاکٹر کو ضرورت پر کام دینے کے لئے موجود رکھنے کا انتظام کر رکھا جائے

اٹلی

کے مشہور خوبصورت شہر وینس مین جو عروس بحر پکارا جاتا ہے ایک قدیم بلند مینار بہادہ پچھلے ہفتہ یک بیک گر گیا ہے۔ اسے سارے شہر کی بربادی کا پیش خیمہ سمجھا گیا ہے زلزلہ کی رو اکثر سارے شہر مین پھر رہی ہے۔ سالونیکا اور بندرعباس مین سخت زلزلے آچکے ہین اور خیال ہے کہ اس کی کوئی طاقتور لہر وینس کو بھی تہ وبالا کردے گی اس مینار کی تعمیر سنہ ۹۰۰ء مین شروع ہوکر۔ دو سو اکتیس برس بعد سنہ ۱۱۳۱ء مین ختم ہوئی تھی وہ سینٹ مارک کے گرجا کے صحن مین تہا بلند بقول بعض ۳۲۵ فیٹ اور بقول رسکن ۳۵۰ فیٹ تہا شکل مربع تھی۔ لمبائی ۴۲ فیٹ مربع تھا چوٹی پر ایک لالٹین اور اس پر ایک فرشتہ کی گلٹ شدہ برنجی مورتہ تھی بنیاد سطح آب کی نچلی تہ سے شروع کی گئی تھی اور عمارت شروع کرنے سے پہلے بنیادون مین ایک فٹ محیط کی آبنوسی چوبین پاس پاس زمین مین گاڑی گئین اسپر صنوبر کے تختے بچھا دیئے گئے اور ان تختون پر عمارت رکھی گئی سنہ ۱۸۸۵ء مین تختون اور چوبون کی حالت دیکھنے کے لئے بنیادین کھودی گئین تو معلوم ہوا کہ وہ بالکل صحیح وسالم ہین ☆

تثلیث اور توحید

گذشتہ اشاعت سے آگے

یہان تک کہ اکثر گورے بھیڑیون کی طرح بیگانہ عورتون پر پڑتے اور گدھون کی طرح ہر ایک بدکاری کے مردار پر گرتے ہین اگر یہ تعلیم صحیح ہوتی تو عملی طور پر ہر طبقہ کے عیسائی پر اس کا بہت نیک اثر پڑتا مگر اس تعلیم کی تحریک سے یورپ مین فسق و فجور کی ندیان بہ گئی ہین اور ہر ایک شخص جس پہلو سے گناہ کرنے کی قدرت اپنے اندر رکھتا تھا اُسی پہلو سے اپنے گناہ کو کمال تک پہنچا دیا ہے۔ شراب خوار تمام دنیا کے شراب خوارون سے سبقت لیگئے اور قمار باز تمام دنیا کے قمار بازون سے اور بدکار مرد اور بدکار عورتین تمام دنیا کے بدکار مردون اور بدکار عورتون سے۔ پس کچھ شک نہین کہ اس تعلیم نے بدیون کے کروڑ ہا درخت یورپ مین بو دئے۔ پس جس شخص کے منہ سے یہ تعلیم نکلی ہے کیا اس نے کوئی گنہ کا کام نہیں کیا اور ابھی تک اس کو معصوم کہنا چاہئے بلکہ ان زناکارون کے گناہ سے لیکر جو یسوع کو پاکر اس پر ایمان لائے ہین جن کا ذکر تھیون کے خط اول باب ۵ آیت ۱-۲-۶ اور باب ۶ آیت ۹-۱۲ مین تصریح مندرج ہے اُن بدکار عورتون اور مردون تک جن کا گروہ کثیر حال کے زمانہ مین پیرس مین موجود ہے اور نیز لنڈن مین اور دوسرے یورپ کے حصون مین۔ سب کا مواخذہ اُس معلم سے ہے جس نے ایسی باتون سے گناہ کرنے پر لوگون کو دلیر کر دیا اور ابتدائے دنیا سے تمام نبیون نے بدیون کا کفارہ نیکیون کو ٹھہرایا تھا کیونکہ یہ مسئلہ تجربہ سے سچا ثابت ہوا ہے کہ روح کا نیکی کے کامون مین قوت پانا بدیون کی قوت کو کمزور کر دیتا ہے مگر مسیح یہ سچا مسئلہ سکھلا نہ سکا اس لئے یہ ایسا سنگین گناہ اس سے ظہور مین آیا ہے کہ عیسائی دنیا کے تمام گناہون کا وہی جڑ ہے ؎

انجیلی عفو کی حقیقت

محقق عیسائیون نے اپنی کتابون مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اقوال پر ایک یہ بھی اعتراض کیا کہ ان کی تعلیم کہ شر کا مقابلہ نکرو اور بہرحال ایک طمانچہ کھا کر دوسری گال بھی پھیر دینی چاہئے سخت قابل اعتراض اور عصمت سے دور ہے کیونکہ یہ ایک ایسا طریق ہے کہ ظالم کے اخلاق کو بگاڑتا اور مظلوم کو ناحق جان کے خطرہ میں ڈالتا ہے اور ایسی تعلیم دینے والا درحقیقت دو گناہ کا مرتکب ہے (۱) ایک یہ کہ وہ شریرون کو بے سزا چھوڑ کر ظالم کو مدد دیتا ہے اور روا رکھتا ہے کہ ظالم زمین پر بکثرت ہوجاوین (۲) دوسرے یہ کہ وہ غریب مظلومون پر دادرسی کا دروازہ بند کرنا چاہتا ہے اور اس طرح پر ایک عمدہ صفت عدل کا دشمن بنکر زمین پر بغاوت اور مفسدہ پھیلانا چاہتا ہے کیا ایسا شخص کل دنیا کی بہتری کا خواہان ہوسکتا ہے۔ جو انسانون کے ایک شریف طبقہ کو یہ نصیحت دیتا ہے کہ گو کوئی تمہاری جان پر حملہ کرے۔ یا تمہاری عزت پر یا ٹھگ بازی اور دغا سے تمہارا مال لینا چاہے بہرحال نہیں چاہئے کہ وہ حملہ ہونے دو اور مقابلہ نکرو ظاہر ہے کہ ایسی تعلیم سے شرفا کی بیویان بھی امن سے گھر وندین نہین بیٹھ سکتین کیونکہ اس تعلیم کی رو سے جیسا کہ مردون کو شر کا مقابلہ نہیں کرنا چاہئے ویسا ہی عورتون کو بھی۔ ایسی تعلیم کو پادری صاحبان لوگون کے سامنے پیش کرتے ہین کہ بڑی عمدہ تعلیم ہے حالانکہ یہ تعلیم انتظام دنیا کی دشمن انصاف کی دشمن۔ حقیقی پاکیزگی کے پھیلنے کی دشمن ہے۔ کیا یہی تعلیم اس خدا کے منہ سے نکلی ہے جسکے قانون قدرت کے آئینہ مین صاف دکھائی دیتا ہے کہ وہ انصاف اور رحم دونون کے سلسلہ کو اپنے اپنے محل پر مرعی رکھتا ہے اُس کے کامون مین جو دنیا مین نمایان ہین نہ صرف انتقام پر سارا مدار پایا جاتا ہے اور نہ صرف درگذر اور رحم پر بلکہ موقع اور محل کے لحاظ سے دونون پر۔ کیا یہ سچ نہیں کہ خدا قول و فعل خدا کے فعل سے مطابق ہونا چاہئے۔ پھر یہ تعلیم کہ جو حضرت مسیح نے دی ہے کیون خدا کے قانون قدرت سے مطابق نہیں۔ کلیسیا کے بڑے بڑے بزرگ اور دیندار جو دوسرے مذاہب کی نکتہ چینیون مین مصروف ہین کیون انجیل کی اُس تعلیم پر غور نہین کرتے جو غریبون اور کمزورون کو سکھاتی ہے کہ تم ہر ایک ظلم کی برداشت کرو اور ظالمون کی سرکوبی کے لئے قانون پیش نہین کرتی۔ جو شخص دنیا کو ایسا سکھاتا اور ایسی تعلیم دیتا کیا وہ کوئی گناہ نہین کرتا۔ آپ لوگ اس مقام مین کیون اُس منطق اور فلسفہ سے مدد نہیں لیتے جس مین عمرین بسر کی ہین اگر کسی منطق سے یہ تعلیم صحیح ٹھہر سکتی ہے تو ہمین بتلا دین جو لوگ سچائی سے پیار کرنے کا دعوے رکھتے ہین وہ ہمین دکھلاوین کہ اس تعلیم میں کیا سچائی ہے کہ اپنی جان اور عزت اور مال کی نسبت کسی سے مقابلہ نہ کرو اور ہر ایک حملہ ہونے دو اور اگر سچائی تھی تو کیون عیسائیون نے اُس پر عمل نہ کیا۔ اس صورت مین یا تو وہ لوگ گنہ گار ہوئے جو عمل کرنے سے قاصر ہے اور یا وہ گنہ گار ہوا جس نے ایسی تعلیم پیش کی جس مین اُنکی اور ان کی ذریت کی حق تلفی اور بربادی تھی اور پھر طرفہ تر یہ کہ ایک خفیف سزا سے درگذر کر کے ایک بڑی سزا کی دھمکی دی ہے مثلاً لکھا ہے کہ آنکھ کی نظر شہوت سے سارا بدن جہنم مین ڈالا جاویگا اب ایکطرف تو یہ منع کیا گیا ہے کہ ہر ایک قسم کے شر کا مقابلہ نکیا جاوے بلکہ اس کو نہ روکا جائے جیسے بدنظری کرنے والون اور عورتون کی عفت پر حملہ کرنے والو کے شر بھی داخل ہین جسکا مقابلہ یا روکنا ایک سچے عیسائی کے لئے حرام ہے اور

اور پھر دوسری طرف زناکار کی سزا ابدی جھنم لکھی ہے۔ اب ظاہر ہے کہ اگر تھوڑی سی دنیا کی سزا سے ایسے لوگون کی سرکوبی کیجاتی تو وہ ہمیشہ کے جھنم سے بچ جاتے اور جرائم سے رُک جاتے۔ پس اس تعلیم نے جیسا کمزورون پر سختی کی ہے ویسا ہی ظالمون پر بھی ایک قسم کا ظلم کیا ہے یہ تو عیسائی محققون کے انجیل کی تعلیم پر اعتراض ہین اور ہم اسبات کو وقعت کی نظر سے دیکھتے ہین کہ عفو اور درگذر اچھے اخلاق ہین لیکن ہر جگہ نہ ہر محل پر۔ اس بارے مین قرآنی تعلیم سے بڑھکر دنیا مین کوئی تعلیم نہین مثلاً دیکھو کہ انجیل کی اس تعلیم کے مقابلہ پر جسپر بڑے زور وشور سے آجکل یورپ مین اعتراض ہو رہے ہین قرآنی تعلیم عفو یا انتقام کے بارے مین یہ ہے کہ جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا فمن عفی و اصلح فاجرہ علی اللہ یعنی انصاف یہی ہے کہ بدی کی اُسی قدر سزا دیجائے جس قدر بدی کی گئی ہے۔ لیکن جو شخص دینے یا دلانے سے درگذر کرے اور اس درگذر سے کوئی اصلاح ہو یعنی درگذر کرنے سے مجرم پر نیک اثر پڑے اور کوئی فساد پیدا نہ ہو اور امن عامہ مین کوئی فتنہ برپا نہ ہو۔ غرض درگذر عین محل پر ہو بے محل نہ ہو تو ایسا شخص خدا سے بڑا اجر پائیگا کیونکہ درگذر سے انکی جان کو بھی بچایا اور اس کی اخلاقی حالت کی بھی اصلاح کی اور پھر امن مین کوئی خلل آنے نہ دیا اور یہ امر صاف اور بدیہی ہے کہ گنہ کرنیوالے ایک ہی طبیعت کے نہین ہوتے بعض ایسے ہوتے ہین کہ اگر ان کا گنہ معاف کیا جائے تو آئندہ کان کو ہاتھ لگاتے اور سدھر جاتے ہیں اور پھر ایسی بدی کے مرتکب نہین ہوتے بلکہ ایسی صحبتون سے مجتنب ہو جاتے ہین اور وہ تھوڑے ہین۔ اور بعض ایسے شریر ہوتے ہین کہ گناہ معاف کرنے سے اور بھی گناہ دلیر ہو جاتے ہین اور انکی لعنتی

زندگی اور بھی خراب ہو جاتی ہے اور وہ اسطرح پر تمام لوگون کے ایذا دینے کا موجب ٹھہر جاتے ہین اور وہ بہت ہین وہ اُس سانپ کی طرح ہوتے ہین کہ جو ایک شخص کو کاٹ کر اسی پر بس نہین کر سکتا اور ہرگز نیک اور تائب نہیں بن سکتا بلکہ تمام عمر کے لئے یہ خاصیت اپنے اندر رکھتا ہے اور موقع پاکر پھر دوسرے کو کاٹتا ہے اور پھر تیسرے کو۔ ایسا ہی ایک شہر کو خالی کرنا چاہتا ہے جب تک اس کا سر کاٹ کر الگ نہ کر دیا جائے۔ بعض پادری صاحبان اسبات کو تو قبول کرتے ہین کہ ہر جگہ عفو اور درگذر صحیح نہیں ہے بیشک اس سے مفاسد پیدا ہوتے ہین مگر ساتھ ہی یہ جواب دیتے ہیں کہ انجیل کا اس جگہ یہ منشا ہے کہ تم آپ سزا نہ دو بلکہ حاکمون سے دلاؤ۔ تو گویا انجیل عیسائیون کو یہ سکھاتی ہے کہ جب تمہین ایک گال پر طمانچہ مارا جائے تو مقدمہ سنگین بنانے کے لئے دوسری گال بھی پھیر دو اور جب دوسری گال پر طمانچہ خوب زور کا لگ جاوے اور کوئی دانت بھی ٹوٹ جائے تو پھر ضرب شدید کا دعوی کرکے عدالت مین نالش کر دو اور سزا دلاؤ۔ اب بتلاؤ کہ اگر انجیل کا یہی منشا ہے جیساکہ پادری صاحبان بیان فرماتے ہین تو کیا انجیل نے یہی اخلاق سکھلائے ہین کہ اپنے تئین درگذر کرنیوالا ظاہر کرکے دشمن کو سخت سزا کے قابل ٹھہرا دو اور ہرگز نہ چھوڑو یہ تو ایک مکاری ہے کہ اس نیت سے نرمی اور درگذر کیجائے کہ کسی طرح کوئی مجرمانہ حرکت کر بیٹھے اور جب مجرمانہ حرکت اس سے صادر ہو چکی تو پھر اس کو بذریعہ وارنٹ گرفتار کراکر جیلخانہ مین پہونچایا جائے۔ یہ خوب عفو اور درگذر ہے۔ ماسوا اس کے اس صورت مین تو انجیلی تعلیم کا مآل یہ ہوگا کہ کسی طرح دغابازی سے مجرم کو پھنسا کر سزا کے لائق اس کو کر دیا جائے حالانکہ ہم ابھی بیان کر چکے ہین کہ اس بارے مین کامل تعلیم

یہ ہے کہ نہ ہمیشہ مجرمون کو سزا دی جائے اور نہ ہمیشہ درگذر کی جائے بلکہ محل اور موقع کو دیکھا جائے کہ اب قرین مصلحت کیا ہے اور بہتری کس امر مین ہے درگذر مین یا انتقام مین۔ ہم اسبات کو تسلیم کرنے مین کوئی حرج نہین سمجھتے ہین کہ مسیح کی اس تعلیم سے یہ غرض تھی کہ تا یہودیون کو جو سزا دینے پر بہت حریص تھے اس عادت سے روک دے لیکن اس مین کچھ بھی شک نہین کہ جیساکہ یہودیون نے ہر ایک موقع مین سزا دہی پر زور ڈال کر افراط کی راہ لی۔ ایسا ہی حضرت مسیح نے ہر ایک موقع پر ترک سزا کی تعلیم دیکر تفریط کی راہ کو اختیار کر لیا اور چونکہ دونون راہین جادۂ اعتدال سے منحرف تھین اس لئے حکمت الٰہی نے تقاضا کیا کہ ایک تیسری راہ دنیا کو دکھاوے جو حکمت اور موقع شناسی کا سبق دیتی اور اعتدال اور میانہ روی سکھاتی ہے سو وہ راہ قرآن شریف لایا اور یہ داغ نہ صرف انجیل پر بلکہ توریت پر بھی ہے کہ وہ دونون اس روشن اور پر حکمت تعلیم کو پیش نہین کر سکین جو خدا کی پاک اور زندہ کلام قرآن مجید نے پیش کی کیونکہ وہ دونون کتابین قانون مختص المقام یا قانون مختص القوم کی طرح تھین اور بنی اسرائیل کی افراط اور تفریط نے بھی چاہا تھا کہ ایک زمانہ مین قانون قصاص نہایت درجہ کی سختی کے ساتھ اُن کے لئے خدا کی طرف سے نازل ہوتا اور دوسرے زمانہ مین قانون ترک سزا انتہائی درجہ کے مبالغہ کے ساتھ دیا جاتا۔ یہ ظاہر ہے کہ انسانی فطرتون نے تہذیب اور شائستگی کیطرف آہستہ آہستہ ترقی کی ہے پس یہ امر ایک ضروری اور بشری پیدائش کی راہ مین تھا کہ اول انسان جذبات نفس کے جوش کی وجہ سے انتقامی شریعت زیادہ پسند کرتا اور پھر الٰہی شریعت سے متاثر ہو کر

ترک جذبات کے اشتیاق سے ایسے قانون کی خواہش کرتا جس مین عفو اور درگذر پر زور دیا گیا ہو اور آخر دونون طریق افراط اور تفریط کو آزما کر حکمت اور موقع شناسی کے قانون کو ان دونون راہون افراط اور تفریط پر ترجیح دیتا اور خدا سے ایسے قانون کی درخواست کرتا کہ نہ تو خواہ نخواہ دانت کے عوض دانت نکالنا چاہتا ہے اور نہ ہر جگہ عفو اور درگذر کو پسند کرنا۔ پس انسانی فطرتون کی درخواست کے مطابق تین کتابین نازل ہوئین (۱) توریت جو افراط کی طرف لیجاتی ہے (۲) انجیل جو تفریط کی طرف کھینچتی ہے (۳) قرآن جو ہر ایک امر مین بین بین کی راہ اختیار کرتا اور توسط اور اعتدال کا طریق سکھاتا ہے

عیسائیون کا خدا

آج کل یہ بیماری کسی خاص فرقہ سے مخصوص نہین بلکہ جیسی عیسائیون مین ہے ایسی ہی مسلمانون مین پائی جاتی ہے اور بقدر مراتب مشرقی لوگون نے بھی اس سے حصہ لیا ہے جیسا کہ مغربی لوگون نے مسلمانون اور عیسائیون مین فرق یہ ہے کہ مسلمان تو لاپروائی سے پیچھے اور تھا اور خدا سے غافل ہین تاہم ہمیشہ خدا اپنا جلوہ اپنا نور ان پر ظاہر کرتا رہتا ہے اور ہر زمانہ مین ان کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور بہت سے سعادت کے فرزند اس نور سے حصہ لیتے ہین لیکن عیسائی تو مدت ہوئی کہ اس خدا کو کھو بیٹھے ہین جس پر یقین آنے سے پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور اس کی عظمت اور جلال کے تصور سے درحقیقت گناہ سے سچی بیزاری پیدا ہو جاتی ہے اور یہ لوگ بجائے اس حی و قیوم کے ایک عاجز انسان کو جو مریم کا بیٹا اور یسوع کہلاتا ہے خدا قرار دیتے ہین۔ حالانکہ وہ دعاؤن کو سنتا اور نہ جواب دیسکتا ہے اور نہ کوئی اپنی عظمت اور قدرت ظاہر کرسکتا ہے۔ پس اس کے ذریعے سے اگر سچی پاکیزگی حاصل ہو تو کیونکر ہو اس کی قدرت کے نمونے جو کتابون مین لکھے ہین وہی ہین۔ جو اس نے یہودیون کے ہاتھ سے طرح طرح کے دکھ اٹھائے تمام رات کی دعا قبول نہ ہوئی ماں پر قابل شرم الزام قائم ہوا اس کی ملاعنت کسی خدائی چمکار سے نکر سکا اس کے معجزات مین اگر وہ صحیح بھی مان لئے جائین کوئی ایسی خوبی نہین جو دوسرے انبیاء کے معجزات مین نہ ہو۔ بلکہ ایلیا نبی کے معجزات اور اس کا مردے زندہ کرنا بکمال قدرت مسیح کے معجزات سے بہت بڑھکر ہے ایسا ہی یسعیاہ نبی کے معجزات بھی درحقیقت بعض ایسے ہین کہ مسیح کے معجزات کو ان سے کچھ بھی نسبت نہین اور حضرت مسیح کی پیشگوئیاں تو نہایت ردی حالت مین ہین کہ بجائے اس کے کہ ان سے نیک اثر پیڑے ان کو پڑھکر ہنسی آتی ہے کہ یہ کس قسم کی پیشگوئیان ہین کہ قحط پڑینگے زلزلے آئینگے لڑائیان ہونگی حالانکہ ان پیشگوئیون سے پہلے بھی سب کچھ ہو رہا تھا پس ایسے خدا پر کیون کر ایمان لاوے ✣

یہ تو پہلے قصے ہین خدا جانے ان واقعات مین سچ کسقدر ہے اور جھوٹ کسقدر لیکن اس زمانہ کے لوگون کے لئے اس نئے خدا کے ماننے مین جسکا یہودیون کی تعلیم مین بھی نام و نشان نہین اور بھی مشکلات بڑھ گئے کیون کہ ان لوگون نے نہ تو مردے زندہ ہوتے بچشم خود دیکھے اور نہ بیمارون مین سے بھوتون کا نکلنا بچشم خود مشاہدہ کیا اور نہ وہ وعدے پورے ہوئے جو ان کی نسبت کئے گئے تھے یعنے یہ کہ اگر وہ کوئی زہر کھالین تو اثر نہین کریگی اور اگر ایک پہاڑ کو کہین کہ ایک جگہ سے اٹھ جاوے تو وہ فے الفور اُٹھ جائیگا۔ اور سانپون کو اپنے ہاتھ مین پکڑین گے اور وہ نہیں کاٹین گے کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ اکثر یورپ کے عیسائی خودکشی سے مرتے ہین اور فی الفور ان مین زہر اثر کر جاتی ہے اور پہاڑ کا تو کیا ذکر اگر ایک الٹا پڑا ہوا جوتا ہو تو فقط حکم سے اس سیدھا نہین کر سکتے جب تک ہاتھ ہلا کر سیدھا کرین اور سانپ وغیرہ زہریلے جانورون سے مرتے رہتے ہین۔ اب اگر اس کے جواب مین یہ کہا جاوے کہ ان آیات کے حقیقی معنے مراد نہین لینے چاہیئے بلکہ اس جگہ مجازی معنے مراد ہین مثلاً زہر سے مراد غصہ کھا لیتے ہین اور سانپون سے یہ مراد کہ شریر ان کو نقصان نہین پہنچا سکتے تو قبل اس کے کہ ہم ان مین بھی گفتگو کرین ہم حق رکھتے ہین کہ اس وقت یہ سوال پیش کردین کہ جبکہ تمام دعوی جو نشانون کے لئے دئے گئے اور بار بار حضرۃ مسیح نے فرمایا کہ جو کچھ نشان مین دکھاتا ہون۔ میرے پیرو بھی وہی نشان دکھائین گے صرف استعارہ اور مجاز کے رنگ مین ہین اور ان سے نشان مراد نہین ہین تو اس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ جو کچھ حضرۃ مسیح کیطرف معجزات منسوب کئے جاتے ہین وہ بھی استعارہ کے رنگ مین ہین۔ کیونکہ حضرۃ مسیح باربار انجیلون مین فرما چکے ہین کہ جو کچھ مین معجزات دکھاتا ہون وہی معجزات میرے سچے پیرو دکھاتے رہینگے۔ اب چونکہ معجزات کے مطالبہ کے وقت یہ جواب ملتا ہے کہ ان مقامات سے مراد معجزات نہین ہین بلکہ مسیحی لوگون کی اخلاقی حالتین مراد ہیں تو کیون نہ کہا جاوے کہ حضرۃ مسیح کے معجزات سے بھی ایسے ہی امور مراد ہین

تالیف وتجارت

ہرچند کہ ملک میں اخبارون کی بھرمار کسی حدتک تکلیف دہ درجے کو پہنچ گئی ہے۔ اور نئے اخبارون کے لئے ظاہراً کوئی کامیابی کا میدان نظر نہین آتا۔ مگر انصاف سے دیکھا جائے تو اب تک ہمارے ملک مین بہتیرے ضروری مقاصد کے حصول کا کوئی بھی ذریعہ موجود نہین مثلاً **فن تصنیف وتالیف** کو لیجئے۔ فی الحال جس قدر اخبار اور رسالے جاری ہین اُن مین سے کوئی بھی پورے طور پر اس بات کا متکفل نہین کہ ہمارے ملک کے بعض اہل علم وفضل جن مشاغل علمیہ مین مصروف ہین۔ وہ ہمین ان مشاغل سے وقتاً فوقتاً آگاہ کرتا رہے کہ کسی صاحب تصنیف کو اپنے معاصرین علماء سے کسی نوع کی مدد کی ضرورت ہو تو وہ اُس کے ذریعے سے استمداد کرسکے یا اگر کسی جویائے کتب قدیمہ کو کسی کتاب نایاب کی جستجو ہو تو اُسے یہ معلوم ہوسکے کہ وہ کتاب کہان کہان اور کن کن کتب خانون مین موجود ہے؟ فن تالیف وتصنیف کی خدمت کا کوئی معتدبہ ذریعہ اور ایکدوسرے کے مشاغل سے واقف ہونے کا کوئی سلسلہ موجود نہیں مذہب مین تو لوگون نے ایسی متعصبانہ روش اختیار کر رکھی ہے کہ اگر کوئی مذہبی اخبار ہے تو خاص خاص فرقہ سے مخصوص ومنسوب ہے۔ کسی کی طبیعت مین اس قدر فیاضی نہین کہ مخالف کے کلام کو بھی جسپر وہ اپنے مذہب کی حقیقت ثابت کرنا چاہتا ہے اپنے اخبار مین جگہ دے سکے اور اُسے پڑھکر اپنے غیظ وغضب کو تھام سکے ✤

ان ضرورتون کا خیال کرکے مین نے قصد کیا ہے کہ اگست آئندہ سے ایک نہایت سستا پندرہ روزہ اخبار **تالیف وتجارۃ** کے نام سے اپنے اہتمام مین جاری کرون اس اخبار مین حتی الامکان نہایت کوشش سے ایسے معلومات جمع کئے جائینگے جن کی شائقین علم کو اپنے اشغال علمی مین رہبری کے لئے ہمیشہ ضرورت رہتی ہے ✤

اخبار مین ایک عنوان **سیر مذاہب** بھی ہوگا جس کے تحت مین ہر مذہب وہر فرقہ کے علماء پوری آزادی سے اپنے اپنے مذہب کی حقیقت پر دل کھول کر مضامین لکھ سکینگے اور ہر قابل شخص کو تہذیب کے ساتھ اس پر نکتہ چینی کرنے کی اجازت دیجائیگی۔

اگرچہ اس اخبار کے اجرائے سے اصلی غرض مصنفین ومؤلفین کو ان کے مشاغل علمیہ مین مدد دینا ہے۔ لیکن بدین خیال کہ شاید ان مضامین کے لئے کافی مصالحہ بہم نہ پہنچ سکے یا مبادا تصنیف وتالیف کی ناقدری کی وجہ سے اخبار کو کسی قسم کا مالی نقصان اُٹھانا پڑے اس اخبار کی مدد کے طور پر دیگر اخباری مضامین وتقریظات واشتہارات تجارتی بھی اس مین درج ہوا کرینگے۔ مگر حتی المقدور ان اشتہارات کی اجرت بھی بہت معمولی اور واجبی ہوا کرے گی ✤

اہل علم کی خدمت کے سوا جو اس اخبار کا اصلی مقصد ہے دیگر **اہل قلم** کو بھی تلاش معاش مین اسطرح مدد دیجایا کرے گی کہ کم مقدور لوگون کے اشتہار تلاش معاش بالکل **مفت چھاپے جایا کرینگے** اور عام طور پر بھی اس قسم کے اشتہار نہایت خفیف برائے نام اُجرۃ پر شائع ہوا کرینگے ✤

تجارتی اشیاء مین سے کار آمد اشیاء روزمرہ خصوصاً ان اشیاء کے اشتہارات کی طرف بہت توجہ کی جائیگی جو ہر خانہ دار شخص کو اپنی خانہ داری مین مطلوب ہوتی ہین منجملہ دیگر عنوان ہائے تجارتی کے ایک عنوان **مینا بازار** ہوا کریگا جس کے ذیل مین زنانہ صنعت کی چیزین اور مدارس زنانہ کی ہنرمندیون کے نمونے مع قیمتون کے درج ہوا کرینگے ✤

رشتے ناطے کے اشتہارات کی طرف بھی خاص توجہ ہوگی اور کم استطاعت لوگون سے ایسے اشتہارون کی کچھ اُجرۃ نہ لی جاوے گی۔ غرض اس اخبار کو اغراض متذکرہ بالا کے لئے مفید بنانے مین کوئی کسر باقی نہ رکھی جاویگی ✤

یہ اخبار ۱۲ صفحون پر ۲۲×۱۸ کی پانچ تقطیع یعنی اس اشتہار کی تقطیع پر ہر مہینے کی یکم اور پندرہ کو دارالاشاعت پنجاب لاہور سے شائع ہوا کرے گا۔ اور پہلا پرچہ یکم اگست آئندہ کو نکلیگا ✤ قیمت سالانہ عہ اور ششماہی ۱ہ ہوگی محصولڈاک بھی اس مین شامل ہے نمونہ کا پرچہ مفت ✤

المشتہر

سید ممتاز علی۔ مالک رفاہ عام

سٹیم پریس لاہور

بیعت کا کالم

قطب الدین	گوڑپور	لوان شہر
امیرالدین و الہٰ بخش	”	”
جھنڈو ونظام الدین	”	”
خدا بخش و عبدالرحیم	”	”
غلام محمد وعبدالرحمن	”	”
نتھو ولنگرو ہیرا	”	”
کریم بخش ونظام الدین	”	”
امام الدین ومحمد بخش	”	”
کریم بخش وخیرالدین	”	”
بدرالدین ونبی بخش	”	”
فضل الٰہی وخیرالدین	”	”
کریم بخش و امام الدین	”	”
رکن الدین وغلامی	رائی پور	پھلور
عبداللہ وشیر علی وتبیا وفتو واحمد واسمٰعیل وابراہیم وفتح دین		
بابو نظام الدین صاحب کلرک سٹیشن	مردان	پشاور
” طالع محمد صاحب ٹکٹ کلرک	”	”
اہلیہ بابو نظام الدین	”	”
ابن	”	”
ابن	”	”
جناب منصب علی صاحب		لودیانہ
مہتاب الدین صاحب	سدہ بدرہ	سیالکوٹ

۱۴ اپریل ۱۹۱۵ء

جوہر عشبہ مغربی
یا
سارسا پریلا

شیشی کلاں ۲/ — شیشی خورد عہ

ان امراض کا عروج بڑے بلند و مد سے سلطنت جسم مین تباہی کرنیوالا ہوتا ہے اس کے عزدب کر نیکا آلہ اگر کوئی ہے تو ہمارا یہی جوہر عشبہ ہے۔ جب بگاڑ خون انتہا درجہ تک پہونچکر خون کو ردی کردے تو اس کو کوئی درست کر سکتا ہے تو یہی جوہر عشبہ ہے یہ مرض کو دبوتا نہین بلکہ مالم وجود کو کھوتا ہے۔ جوہر عشبہ انسان کے خون کو صاف کرنیکے لئے مسلمہ حکماء سلف و خلف کا نسخہ ہے۔ اس کے پینے والے کا خون گندہ نہین ہوتا یہی وجہ ہے کہ اس کو محافظ صحت کہا جاتا ہے عشبہ مغربی کو میڈیکل آفیسر پروفیسر علوم طب اور حکماء نے یقینی علاج قرار دیا ہے دور کرنیکا قرار دیا ہے

یہ جوہر عشبہ جوانی کے جوش غلط کاری سے جب آتشک کا زہر خون کو تباہ کر کے گوناگون رنگون مین ظاہر ہوتا ہو تو اس وقت بھی ایک فادزہر ہے جسکے استعمال سے

وجع مفاصل۔ تیرگی خارش۔ پھوڑے۔ پھنسی۔ زخمون کا جلد اندمال کرتا ہے۔ خنازیر۔ ناصور۔ بھگندر۔ چنبل یا جب جسم سے چھلکے اترین یا تبدیل موسم پر جسم پر دھبے۔ سوکھی خارش۔ چہرہ پر بدنما داغ پیدا ہوتے ہین۔ تو وہ یہ عرق ہے جوان جملہ شلی بیماریون کا سم سے لئے نجات ہے۔ سوزاک کے بعد جو ہاتھ اور پاؤن کے تلون مین جلن۔ مینہ پھوٹ جانا اور تلون کے درد وغیرہ کو بھی یہی دور کرتا ہے۔

شیشی کلان ۲/ علاوہ محصولڈاک ۸/ شیشی خورد عہ

ستون مستحکم دندان

یہ وہ منجن ہے کہ دانتون کو جلا دیتا ہے
سخت ہیرے کو ہیرا ہی دکھا دیتا ہے
آنکھ گئی جہان گیا۔ دانت گئے سواد گیا
اس سے دانت موتیون کی طرح چمکدار مضبوط صاف
ہوجاتے ہین۔ بدبو۔ میل دور۔ منہ سے لیسدار
رطوبت کا فور۔ مسوڑے مضبوط اور خون جانا
رک جاتا ہے (۲ تولہ) عہ — محصول ۱/

صدق اللہ العلام فیما اوحی الی الامام
علیہ الصلوٰۃ والسلام حیث قال
انہ اوی القریۃ ولولا الاکرام۔
لھلک المقام

طاعون عذاب الٰہی ہے

(جو خدا تعالےٰ کے مرسل کی تکذیب و انکار کے
(باعث نمودار ہوتا ہے)

روغن نوری۔ یہ روغن امراض وبائیہ خصوصًا طاعون و ہیضہ سے محفوظ رہنے کے لئے عجیب ہے جو سعید لوگ حفظ ما تقدم استعمال کرینگے وہ انشاء اللہ الکریم بفضلہ تعالےٰ مبتلائے طاعون و ہیضہ نہ ہونگے کیونکہ اجرام وبائیہ ان کے ابدان مین داخل ہوتے ہی ہلاک ہوجائینگے اگر مبتلائے مرض کو دین۔ تب بھی اسی طور بفضلہ تعالی مریض شفایاب ہو علاوہ ازین اس کے استعمال سے تپ محرقہ۔ کالی کھانسی تشنج۔ قے۔ اسہال۔ پیچش زمرد خون آؤن کا آنا۔ خنازیر بیماری۔ سوزش سینہ۔ قصور ہضم چیچک نفث الدم و ابتدائی سل، درد گوش۔ درد کان۔ ناسور۔ خنازیر۔ زخم آتشک۔ بھگندر۔ پھوڑے پھنسیان۔ بواسیر کے زخم۔ زہر بچھو۔ زہر زنبور وغیرہ ہر قسم کے زخم بہت جلد بفضلہ تعالےٰ دور ہوتے ہین ایسا سریع الاثر اور مفید دوا کم ہوگی قیمت فی شیشی عہ

عطر روح افزا مصلح ہوا و وبا
یہ عجیب عطر ہے اس کا پھویا مکان مین رکھو تو علاوہ تعطیر و تفریح طبع کے ضرر ہوا وبائی کی اصلاح ہوجاتی طاعون و ہیضہ ہو وہان اس کا استعمال بہت مفید ہے قیمت فی شیشی عہ

کشتہ سم الفار آتشک دماغ و اعصاب
قیمت فی خوراک ۸/ گٹکہ سیماب مصلح
شیر و مصفی خون ۸/ محصول ذمہ خریدار

المشتہر
حکیم نور محمد پروپرائٹر نوری شفاخانہ

حب قبض کشا — محصول ۱/

حکماء کا قول ہے کہ قبض اور صحت یک جگہ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ جنکو وقت پر پاخانہ صاف نہ آئے۔ طبیعت ان کی پریشان سر مین درد۔ منہ بدمزہ۔ سر بھاری پیٹ مین ریاح۔ منہ سے بدبو۔ زبان میلی رہتی ہے ان گولیون کے استعمال سے ورم جگر نفخ۔ قراقر دل کا دھڑکنا۔ جسم کا پھڑکنا سُن ہو جانا۔ کثرت تھوک۔ کمی اشتہا وغیرہ دور ہوجاتی ہے ایک گولی رات کو دودھ کے ہمراہ کھانے سے اور صبح اجابت با فراغت آجاتی ہے طبیعت بشاش۔ جسم ہلکا۔ انسان چست اور چالاک اور توانا رہ سکتا ہے اور یہی بعید عمر طبعی کو پہونچنے کا ہے + دو درجن عہ

پتہ
زبدۃ الحکماء حکیم ڈاکٹر غلام نبی
ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور
موچی دروازہ اعوان منزل

پتہ زبدۃ الحکماء حکیم ڈاکٹر غلام نبی ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور موچی دروازہ اعوان منزل

اس رعایت سے آپ فائدہ اٹھائین

دفتر الحکم کی تعمیر کی خوشی کے شکریہ مین ۲۱ جولائی ۱۹۰۲ء سے ۲۱ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک جدید خریداران اخبار الحکم کی قیمت صرف چار روپے لیجاوے گی اور جو کتابین مطبع انوار احمدیہ کی اپنی ملکیت ہین جن کی فہرست ذیل مین درج ہے وہ براے خریدارون کو نصف قیمت پر اس عرصے مین دیجاوینگی جس سے وہ صرف ایکبار فائدہ اٹھا سکتے ہین خواہ ایکبار ایک نسخہ خریدین خواہ ایک سے زیادہ ؛

فہرست کتب

تیسیر القرآن پارہ اول ۸/ - رپورٹ جلسہ سالانہ سنہ ۹۷ء عہ - الانذار ۲/ - حضرت اقدس کی تقریر ۲/ حضرہ اقدس کی پہلی ...ین ۴/ - اصلاح النظر ۲/ + سراج الدین عیسائی کے چار سوالون کا جواب ۲/ - برہان الحق ۳/ سلک مروارید ۱۲/

تمام درخواستین دفتر الحکم مین آنی چاہئین

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

علاج طاعون

حضرۃ اقدس جناب مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بذریعہ اشتہار علاوہ سچی توبہ و استغفار و تقوی و طہارت جدوار خالص کی گولیان اور عرق جس کا نسخہ جناب نے اسی اشتہار مین درج فرمایا ہے۔ طاعون کے لئے استعمال کرنیکا حکم فرمایا تھا اور خدا نخواستہ طاعون کی گلٹی بغل ران یا گردن کے نیچے نمودار ہو تو مرہم عیسی لگائی جاوے سو اس عاجز نے اس اشتہار کے موافق احباب کی سہولت کیلئے گولیان عرق اور مرہم تیار کی ہے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے اس دوا کے ... کی نسبت مین اس سے زیادہ نہین کہ سکتا کہ یہ حضرۃ اقدس مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تجویز کردہ نسخہ ہے حفظ ماتقدم کیلئے ہر شخص ضرور استعمال کرین ؛

پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ادویہ ارسال ہوگا ؛

قیمت ادویہ علاوہ محصولڈاک مندرجہ ذیل ہے

قیمت ایکصد گولیان ۱۲/ — عرق شیشی کلان جو تقریباً ایکماہ کیلئے کافی ہوگی ۱۲/

دو چند گولیان ۷/ — عرق شیشی خورد ۷/ - مرہم فی ڈبیہ ۸/

ڈاکٹر شیخ عبد اللہ صاحب سپرنٹنڈنٹ و معالج بورڈنگ ہوس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان